PRGI No.APURD/2013/54302

www.falaknumanews.in

روزنامہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

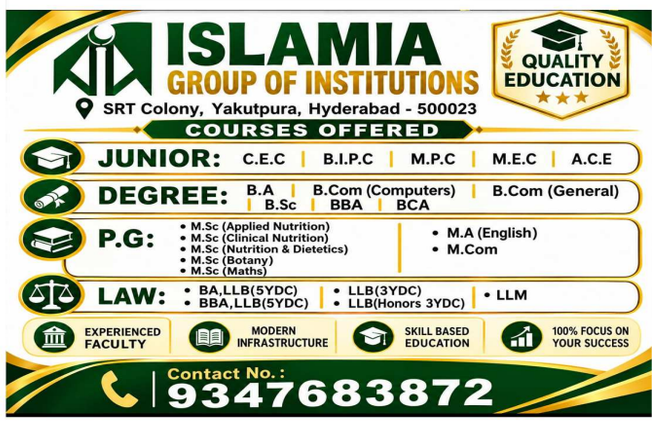
URDU DAILY HYDERABAD

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

SATURDAY 07 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.7 Rs.2.00 Pages:4

ہفتہ ۷/نومبر ۲۰۲۶ ۲۶/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۵) قیمت دو روپیہ





پنجاب میں کرما بھومی ایکسپریس کے چار ڈبوں میں آگ

بھونیشور، 6نومبر (جی این ایس): پنجاب کے سرائے بنجارہ ریلوے اسٹیشن کے قریب جمعہ کو کرما بھومی ایکسپریس کے چار ڈبوں میں آگ لگ گئی، جس سے مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ابھی تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ امرتسر اور نیو جلپائی گوڑی کے درمیان چلنے والی ٹرین نمبر 12508 کرما بھومی ایکسپریس کے انجن کے پانچویں ڈبے میں آگ لگنے کی اطلاع ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق شبہ ہے کہ آگ شارٹ سرکٹ کے باعث لگی، تاہم سرکاری طور پر اس کی اصل وجہ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ جائے وقوعہ سے ملنے والے مناظر میں متعدد ڈبوں سے آگ کے شعلے اور گاڑھا دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا جب کہ ریلوے حکام اور ہنگامی عملے نے اس واقعے پر ردعمل ظاہر کیا۔ ٹرین، جو امرتسر سے روانہ ہوئی تھی، مبینہ طور پر بسنت پورہ ریلوے اسٹیشن کے قریب، سرائے بنجارہ کے قریب اور راج پورہ سے تقریباً 15 کلومیٹر دور آگ لگ گئی۔ واقعے کے حوالے سے مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ ریلوے حکام نے آگ لگنے کے بعد فوری طور پر انخلاء کے اقدامات شروع کیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ مسافروں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا جائے۔ آگ پر قابو پانے کے لیے فائر اور ایمرجنسی سروسز کو حرکت میں لایا گیا۔ ریلوے اہلکاروں نے متاثرہ علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور بوگیوں کو پہنچنے والے نقصان کا اندازہ لگانا شروع کر دیا۔ اس واقعے سے متاثرہ حصے پر ٹرین کی آمد و رفت میں بھی خلل پڑا کیونکہ ہنگامی کارروائیاں کی گئیں۔ خوف و ہراس کے مناظر کے درمیان مسافروں کو ٹرین سے اترتے اور جلتی ہوئی بوگیوں سے دور ہوتے دیکھا گیا۔ حکام نے کسی بھی مزید حادثے کو روکنے کے لیے بچاؤ اور حفاظتی اقدامات کو مربوط کیا۔ ابتدائی تحقیقات میں آگ لگنے کی وجہ بجلی کا شارٹ سرکٹ ظاہر کیا گیا ہے۔ تاہم، ریلوے حکام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس واقعے کی اصل وجوہات کا تعین کرنے کے لیے تفصیلی انکوائری کریں گے۔ ریلوے کے سینئر حکام صورتحال کی نگرانی کر رہے ہیں اور متاثرہ مسافروں کے انتظامات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ٹرین خدمات کی بحالی اور املاک کے نقصان کی حد کے بارے میں مزید معلومات کا انتظار ہے۔



کانگریس نے چینی مداخلت کے خوف سے اتراکھنڈ میں ترقی روک دی: ایچ ایم شاہ

دہرادون، 6نومبر (جی این ایس): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جمعہ کو کئی سرحدی علاقوں میں کانگریس کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ ”چینی مداخلت کے خوف میں“ وزیر داخلہ نے یہاں اتراکھنڈ راجیوتسو سمارو سے خطاب کرتے ہوئے اس موقع پر سابق وزیر اعظم آنجہانی اٹل بہاری واجپائی کو یاد کرتے ہوئے کہا: ”برسوں سے پہاڑیوں کے لوگوں نے اتراکھنڈ ریاست کی تشکیل کے لیے جدوجہد کی۔ تاہم، سماج وادی پارٹی اور کانگریس نے اتراکھنڈ کی تشکیل کو روکنے کے لیے نوجوانوں کے خلاف بے شمار مظالم کیے تھے۔ 9 نومبر 2000 کو اٹل جی نے ریاست اتراکھنڈ کا قیام کر کے دیرینہ مطالبہ کو حقیقت میں بدل دیا۔ میں ان تمام لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اتراکھنڈ کی تشکیل کی طویل جدوجہد کے دوران اپنی جانیں گنوائیں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ بی جے پی نے اتراکھنڈ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے، انہوں نے کہا: ”جب اٹل جی نے اتراکھنڈ بنایا، پی ایم مودی نے ریاست کی خوبصورتی کی ہے۔“ ”ہم یہ عزم کرتے ہیں کہ 2047 تک، اتراکھنڈ پہلی ریاست ہوگی جو وکشت بھارت ※ کی طرف سفر کے حصے کے طور پر ترقی یافتہ ہوگی۔ ہمیں ان لوگوں کے خوابوں کو پورا کرنا چاہیے جنہوں نے مادر وطن کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، اپنے ثقافتی ورثے اور ماحول کو محفوظ رکھیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ نوجوان حب الوطنی اور بہادری کے راستے پر چلیں۔“ وزیر داخلہ نے مزید کہا۔ اس یقین کا اظہار کرتے ہوئے کہ بی جے پی ریاست میں تیسری بار حکومت بنائے گی، امت شاہ نے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر کو نشانہ بنایا، راہول گاندھی (راہل جی) کو ریاست نہیں بنائیں گے۔ کوئی فرق ہماری پارٹی کے کارکنان دیو بھومی کے لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے دن رات انتھک محنت کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں، وزیر اعلی پشکر دھامی اہم اقدامات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اتراکھنڈ میں ترقی کو فعال طور پر آگے بڑھا رہے ہیں۔“ یہ بتاتے ہوئے کہ 2022 سے مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار (جی ایس ڈی پی) میں 50 فیصد اضافہ ہوا ہے، انہوں نے کہا: ہم نے اتراکھنڈ میں ہر شہری کی فی کس آمدنی میں 40 فیصد اضافہ کرنے کے لیے کام کیا ہے۔ 1 لاکھ کروڑ روپے کے صنعتی منصوبے پہلے ہی زمین پر آ چکے ہیں، اور ریاست میں کئی صنعتی چیلنجوں کے باوجود ان پر کام شروع ہو چکا ہے۔ یو سی سی کے نفاذ کا حوالہ دیتے ہوئے، ایچ ایم شاہ نے زور دے کر کہا کہ ریاست میں کوئی بھی چار بار شادی نہیں کر سکتا اور اتراکھنڈ میں کسی بھی عورت کو تین طلاق ※ نہیں دی جا سکتی،“ ”ہم آہستہ آہستہ تمام بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں یو سی سی کو نافذ کریں گے۔“ انہوں نے مزید کہا: ”ہم نے یہاں اینٹی چیٹنگ قانون کو اتنا سخت بنایا ہے کہ عدالتوں کو پیپر لیک کرنے والوں کو سزا دینے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔“ انہوں نے ریاست میں تبدیلی مذہب مخالف قانون کو شروع کرنے کا سہرا بھی سی ایم دھامی کی قیادت والی بی جے پی حکومت کو دیا۔ اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلی ہریش راوت سے سوال کرتے ہوئے، انہوں نے کہا: ”کیا آپ نے اپنے دور میں کوئی ایسا کام کیا ہے جسے ریاست کے لوگ یاد رکھیں؟ اس کے بجائے، صرف (کانگریس) نے اتراکھنڈ کی تشکیل کو روکنا تھا۔“ ”اب ریاست کے لوگوں کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ بی جے پی کو ووٹ دینا چاہتے ہیں۔



ای سی آئی نے آئی ٹی چیف کو ڈپٹی الیکشن کمشنر کے ماتحت رکھا

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس): الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے اپنے کام کی تقسیم کے حکم پر نظر ثانی کی ہے، جس میں ڈائریکٹر جنرل (آئی ٹی) سیما کھنہ کو ڈپٹی الیکشن کمشنر (ڈی ای سی) کی نگرانی میں لایا گیا ہے، سابقہ انتظامی رپورٹنگ ڈھانچہ کو بحال کیا گیا ہے۔ 4 نومبر کو جاری کیے گئے تازہ کام کی تقسیم کے حکم کے تحت، ڈپٹی الیکشن کمشنر پرکاش راج پروہت کو آئی ٹی اور انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) ڈویژنوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ سیما کھنہ اب ان کے ذریعے ان ڈویژنوں سے متعلق معاملات کی فائلیں روٹ کریں گی۔ یہ نظر ثانی 28 جولائی کے ایک سابقہ حکم پر تنازعہ کے بعد ہوئی ہے، جس نے اس وقت کے ڈپٹی الیکشن کمشنر سنجے کمار سے لے کر سیما کھنہ کو آئی ٹی اور آئی سی ٹی سے متعلقہ ذمہ داریاں دوبارہ تفویض کی تھیں۔ انتظامات نے موجودہ ڈی ای سی سطح کے نگران چینل کو مؤثر طریقے سے ہٹا دیا اور آئی ٹی کے سربراہ کو براہ راست کمیشن کو فائلیں جمع کرانے کی اجازت دی۔ مبینہ طور پر اس اقدام پر الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کی طرف سے اعتراض کیا گیا، جنہوں نے 29 جولائی کو کابینہ سکریٹری ٹی وی سوماناتھن کو الگ الگ خط لکھے، جس میں نظر ثانی شدہ ذمہ داریوں کو مختص کرنے کے طریقے پر سوال اٹھایا گیا۔ انہوں نے مبینہ طور پر برقرار رکھا کہ یہ حکم کمیشن کی منظوری کے بغیر جاری کیا گیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے بعد ازاں واضح کیا کہ 28 جولائی کے حکم نامے پر دونوں الیکشن کمشنرز کے اعتراضات کے بعد کبھی عمل درآمد نہیں ہوا۔

بھارت-امریکہ سہ فریقی مشق ٹائیگر ٹرائمف وشاکھاپٹنم میں اختتام پذیر ہوئی

وشاکھاپٹنم: دو طرفہ سہ فریقی خدمت انسانی امداد اور آفات سے نجات (ایچ اے ڈی آر) کے پانچویں ایڈیشن کی ابھرتی ہوئی مشق ٹائیگر ٹرائمف 2026 بھارت اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ہندوستانی بحریہ کے مطابق، یہ مشق مشترکہ آپریشنل منصوبہ بندی، سبجیکٹ میٹر ایکسپرٹس (SME) کی سطح پر سائبر اور طبی صلاحیتوں کے تبادلے کے بعد جمعرات کو اختتام پذیر ہوئی، اور دونوں افواج کی تیاری اور مشترکہ HADR مشنوں کے لیے ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کے لیے ٹیبل ٹاپ مشق۔ اس مشق میں مربوط آپریشنل منصوبہ بندی، سائبر اسپیس اور میڈیکل آپریشنز پر SME تعاملات، اور ایک ٹیبل ٹاپ ایکسرسائز شامل تھی، جس میں مشترکہ HADR آپریشنز کے لیے ہم آہنگی کو بڑھایا گیا جس میں مشترکہ ایمفیبیئس آپریشنز پر توجہ دی گئی۔“ ہندوستانی بحریہ نے جمعہ کو X پر پوسٹ کیا۔ ایکسرسائز ٹائیگر ٹرائمف 2026 کے اختتام کے بعد، یو ایس پیسفک بیڑے نے X پر جا کر پوسٹ کیا: اس مشق نے امریکہ-بھارت شراکت کی مضبوطی کو تقویت بخشی، مشترکہ تیاری کو بڑھایا، باہمی تعاون کو گہرا کیا، اور یہ ثابت کیا کہ ہماری مشترکہ افواج آزاد اور کھلے انڈو پیسفک میں کیا حاصل کر سکتی ہیں۔“ مشق کا پانچواں ایڈیشن پیر کو وشاکھاپٹنم میں شروع ہوا، اس مشق کے ساتھ ٹیبل ٹاپ مشق (TTX) کے طور پر کی گئی جس کا مقصد بڑے پیمانے پر HADR آپریشنز کے دوران ہندوستان اور امریکہ کی مسلح افواج کے درمیان ہم آہنگی، مشترکہ منصوبہ بندی اور باہمی تعاون کو بڑھانا ہے، وزارت دفاع کے مطابق۔ یہ مشق ہندوستان-امریکہ کے اسٹریٹجک بحری مفادات اور دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی دفاعی شراکت داری کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہے۔

راہول گاندھی، راجیو رنجن سنگھ فلاحی ادائیگیوں کے لیے ووٹر آئی ڈی کے استعمال پر لفظوں کی جنگ میں مصروف

نئی دہلی، 6 نومبر (جی این ایس) مرکزی وزیر راجیو رنجن عرف لالن سنگھ اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف (ایل او پی) راہول گاندھی نے جمعہ کو سابق کے اس اعلان پر جھگڑا کیا کہ ووٹر شناختی کارڈ نہیں بلکہ آدھار، پنچایتی راج اسکیموں کے تحت فوائد حاصل کرنے کی بنیاد ہوں گے۔ جن یوجنا ابھیان پر ایک قومی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے، لالن سنگھ نے کہا: وہ تنظیمیں جو آدھار کارڈ جاری کرتی ہیں اب ہر علاقے میں دستیاب ہیں۔ وہ پانچ منٹ کے اندر کسی کے لیے بھی آدھار کارڈ بنوا سکتے ہیں۔ اس لیے، آدھار (مستحقین کی شناخت کے لیے) بنیاد نہیں ہوگا۔“ اس اعلان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے راہول گاندھی نے اسے نریندر مودی حکومت کی ”سازش“ قرار دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں، ایل او پی نے کہا: ”آج پنچایتی راج کی فلاحی اسکیمیں ہیں، کیا کل راشن کے فوائد ہوں گے؟ پنشن؟ ایم جی نریگا؟ ہاؤسنگ اسکیمیں، اسکالرشپ، تحفظات؟“ انہوں نے الزام لگایا کہ ”یہ سیاست نہیں ہے جس کا مقصد الیکشن جیتنا ہے، یہ الیکشن چوری کرنے کا انتظام ہے اور اقتدار میں رہنے کا مستقل طریقہ کار ہے۔“ ایل او پی گاندھی نے مزید کہا: ”یہ صرف ووٹوں کی چوری نہیں ہے، یہ حقوق کی چوری ہے، ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔“ مرکزی وزیر للن سنگھ نے راہول گاندھی پر جوابی حملہ کیا، مؤخر الذکر کو ”بے چین روح“ کہا اور ان پر ہر چیز کو انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظر ثانی (SIR) سے جوڑنے کا الزام لگایا۔ ایل او پی پر طنز کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا: وہ حقائق کو اپنے بیانیے کے مطابق موڑنے میں اتنا ماہر ہے کہ اسے اس کے لیے پی ایچ ڈی سے نوازا جا سکتا ہے۔“ لالن سنگھ نے واضح کیا کہ صرف آدھار ہی فائدہ اٹھانے والوں کو ادائیگی کی بنیاد نہیں ہوگا۔“ آدھار کے ساتھ، بائیو میٹرک تصدیق اور EPIC (الیکٹرز فوٹو شناختی کارڈ) نمبر بھی شامل کیے گئے ہیں،“ انہوں نے خود بنائی ہوئی ایک ویڈیو میں کہا۔ ”لیکن وہ (راہول گاندھی) مکمل حقائق سے واقف نہیں ہیں،“ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے تحت، اگر کوئی فائدہ اٹھانے والا 100 روپے وصول کرنے کا حقدار ہے، تو پوری ادائیگی اس مستفید تک پہنچ جاتی ہے۔ سابق وزیر اعظم آنجہانی راجیو گاندھی کا حوالہ دیتے ہوئے، لالن سنگھ نے نوٹ کیا: ”پچھلی کانگریس حکومتوں کے دوران کیا ہوا، یہ آپ کے آنجہانی والد تھے، جنہوں نے اس ملک کے وزیر اعظم کے طور پر خدمات انجام دیں، اور کہا کہ جب 100 روپے بھیجے گئے، تو صرف 10 روپے مطلوبہ وصول کنندہ تک پہنچے، جب کہ 90 روپے دلال لے گئے۔“ ایل او پی کو مزید نشانہ بناتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا: ”آپ کو حقائق کو مسخ کرنے کی عادت ہے، اور ایسے بہت سے معاملات میں آپ نے کافی مہارت حاصل کر لی ہے۔



اے ایم یو اسٹوڈنٹس یونین انتخابات: نشرہ نعیم پہلی خاتون نائب صدر، نعمان اشرف صدر منتخب

علی گڑھ: آٹھ سال کے وقفے کے بعد منعقد ہونے والے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات کے نتائج کا جمعہ کو اعلان کیا گیا، جس میں ریسرچ اسکالر نعمان اشرف نے صدر کا عہدہ جیت لیا اور قانون کی طالبہ ناصرہ نعیم کو تاریخ میں پہلی خاتون منتخب ہونے والی پہلی خاتون ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ طلباء کا جسم۔ بی ٹیک کے طالب علم محمد حمدان کو تین اہم عہدے داروں کے نتائج مکمل کرتے ہوئے اعزازی سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ اے ایم یو کے اے بی کے اسکول کیمپس میں جمعرات کی رات بھر ووٹوں کی گنتی جاری رہی، جس کے نتائج کا اعلان جمعہ کی صبح کیا گیا۔ 5 نومبر کو 13 پولنگ مراکز میں ووٹنگ ہوئی۔ شعبہ تاریخ کے ریسرچ اسکالر نعمان اشرف نے صدارتی انتخاب جیتنے کے لیے 7797 ووٹ حاصل کیے۔ انہوں نے اپنے قریبی حریف محمد انتخاب کو 1214 ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔ جیسے ہی گنتی کے آخری راؤنڈ نے ان کی جیت کی تصدیق کر دی، حامیوں نے جشن منایا، نعرے لگائے اور کیمپس میں پٹاخے برسائے۔ نو منتخب صدر نعمان اشرف نے اپنی جیت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا: ”آٹھ سال کی طویل جدوجہد کے بعد بالآخر ہمیں یہ موقع ملا ہے، اور یہ بہت خوشی کا لمحہ ہے۔ آپ یہاں کے طلباء میں جوش و خروش دیکھ سکتے ہیں...“ سیکرٹری کے انتخاب میں بی ٹیک کے طالب علم محمد حمدان نے کامیابی حاصل کی۔ اپنے انتخاب کے بعد خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے مینڈیٹ کے ساتھ آنے والی ذمہ داری پر زور دیا اور طلباء سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ حمدان نے کہا، یہ بڑی فتح ایک اور بھی بڑی ذمہ داری کے ساتھ آتی ہے، اور میں اسے پورا کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ میں ان تمام وعدوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا جو میں نے کیے ہیں اور ان کو حاصل کرنے کے لیے پورے دل سے کام کروں گا...“ حمدان نے کہا۔ انتخاب کا سب سے اہم نتیجہ نائب صدر کے مقابلے میں آیا، جہاں قانون کی طالبہ نشرا نعیم نے اے ایم یو اسٹوڈنٹس یونین کی انتخابی تاریخ میں صدر، نائب صدر اور سکریٹری کے تین پرنسپل عہدوں میں سے ایک جیتنے والی پہلی خاتون بن کر تاریخ رقم کی۔ نائب صدر کے عہدے کے لیے سات امیدوار میدان میں تھے۔ نعیم کو ثاقب علی خان کے ساتھ قریبی مقابلے کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ جیت کو یقینی بنانے کے لیے گنتی کے آخری راؤنڈ میں برتری قائم کرنے میں کامیاب رہے۔



سپریم کورٹ نے ترون تیج پال کی سزا معطلی کی درخواست مسترد کر دی

نئی دہلی، 6 نومبر (جی این ایس) سپریم کورٹ نے تہلکہ کے سابق ایڈیٹر ترون تیج پال کی 2013 کے عصمت دری کیس میں سنائی گئی 10 سال کی سزا کو معطل کرنے کی درخواست جمعہ کو مسترد کر دی۔ مقدمے میں شواہد-ان کے ای میلز اور پیغامات اور تیج پال کے لیے سینئر وکیل کپل سبل اور سدھارتھ اگروال اور ریاست گوا کے سالیسٹر جنرل تشار مہتا کے دلائل پر غور کرنے کے بعد، جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ نے کہا کہ سزا کی معطلی کے لیے کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا۔ تیج پال نے بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو چیلنج کیا ہے جس نے ٹرائل کورٹ کے 2021 کے فیصلے کو اس کیس میں بری کرنے کے فیصلے کو پلٹ دیا تھا جبکہ ریاست گوا نے ان کے لیے عمر قید کی درخواست کی ہے۔ تیج پال کی خود سپردگی سے استثنیٰ کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے 25 اگست کو انہیں دو ہفتے کے اندر خود سپردگی کا حکم دیا تھا۔ اس 2 منٹ 9 سیکنڈ کے دوران، گراؤنڈ فلور پر لفٹ کا دروازہ دو بار کھلا۔ اس کا معاملہ یہ تھا کہ یہ نہیں کھلا؛ اور اگر یہ کھل جاتا تو وہ باہر نکل جاتی،“ سبل نے فوٹیج کو شامل کرتے ہوئے کہا، جس میں دکھایا گیا تھا کہ لفٹ کے دروازے کھلے تھے تباہ ہو گئے تھے۔ گرینڈ حیات ہوٹل کے مینیجر اور مٹسوبشی کے عملے کی گواہی کا حوالہ دیتے ہوئے جنہوں نے کہا کہ لفٹ ہر منزل پر پہنچنے پر خود بخود کھل جاتی ہے، اور اس کے دروازے بٹن دبانے سے بند نہیں کیے جا سکتے، سبل نے کہا،“ پوری کہانی جھوٹی ہے۔“ ریاست گوا کی جانب سے، میٹا نے روشنی ڈالی کہ تیج پال اس میگزین کا مالک تھا جہاں متاثرہ-اس کی بیٹی کی دوست-کام کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ کے ساتھیوں کی شہادتیں ہیں کہ انہوں نے اسے بہت روتے ہوئے دیکھا۔ میگزین کی اس وقت کی ایڈیٹر شوما چودھری کے ساتھ مسئلہ اٹھانے کے بعد مہتا نے متاثرہ کو تیج پال کی طرف سے بھیجے گئے معافی نامہ کا حوالہ دیا۔ معافی نے دیگر تمام دلائل کو غیر متعلقہ بنا دیا، اس نے عرض کیا۔ سپریم کورٹ نے 25 ستمبر کو ریاست گوا کو 2013 کے عصمت دری کیس میں مجرم قرار دینے اور اسے 10 سال کی سخت قید کی سزا سنانے کے بامبے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف تیج پال کی اپیل پر ریاست گوا کو نوٹس جاری کیا تھا۔

روزنامہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

برکس بینک کو ایک دہائی کے بعد جوابدہی کے سوالات کا سامنا ہے

انورادھا منشی،

برکس سربراہی اجلاس متوقع تصویروں اور مصافحہ کے بعد سمیٹ گیا۔ جب کہ برازیل، روس، بھارت، چین اور جنوبی افریقہ کے رہنما 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کے لیے جمع ہوئے اور کافی مشقت کے بعد ایک اعلامیہ بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، ایک نئی رپورٹ نے بلاک کے دستخطی اداروں میں سے ایک پر سایہ ڈال دیا ہے: نیو ڈیولپمنٹ بینک (NDB)۔ سنٹر فار فنانشل اکاؤنٹیبلٹی (سی ایف اے) کی طرف سے جاری کردہ ایک نئی رپورٹ کے مطابق، مغربی غلبہ والے بریٹن ووڈس اداروں کے متبادل کے طور پر شروع کیے جانے کے ایک دہائی سے زیادہ بعد، NDB کے پاس اب بھی اپنے منصوبوں سے نقصان پہنچانے والی کمیونٹیز کے ازالے کے لیے کوئی آزاد راستہ نہیں ہے۔ جب تک NDB موجود ہے، اسے مسلسل تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے: کہ ایک ادارہ جس کی بنیاد ترقیاتی مالیات کو مختلف طریقے سے کرنے کے وعدے پر رکھی گئی تھی، اس ناکامی کی دہائی ختم ہوگئی ہے جس کا دعویٰ اس کے بانیوں نے کیا تھا کہ اسے مسترد کر دیا جائے، جس کی وجہ سے کمیونٹیز متاثر ہوئی ہیں، جن کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ ہندوستان میں دو جاری پروجیکٹس، ایک منی پور میں اور ایک راجستھان میں، اب اس بات کا بغور جائزہ پیش کرتے ہیں کہ جب یہ تنقید زمین پر آتی ہے تو کیسا لگتا ہے۔ NDB کو 2014 کے BRICS فورٹالیزا سربراہی اجلاس میں IMF اور ورلڈ بینک کے ساتھ برسوں کی مایوسی کے براہ راست جواب کے طور پر بنایا گیا تھا، جس کے ووٹنگ کے ڈھانچے دولت مند شیئر ہولڈرز کے درمیان طاقت کو مرکوز کرتے ہیں۔ NDB کے پانچ بانیوں – برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ – نے مخالف طریقہ اختیار کیا: مساوی حصہ داری، مساوی ووٹ، کوئی ویٹو نہیں۔ اس کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ گلوبل ساؤتھ کی طرف سے اور اس کے لیے بنایا گیا ایک ترقیاتی بینک ساختی طور پر اس سے بہتر ہوسکتا ہے جس کا وہ جواب دے رہا تھا۔ گیارہ سال اور بعد میں منظور شدہ قرضے میں تقریباً 43 بلین ڈالر، جس تنقید نے بینک کی پیروی کی ہے اس کا ووٹنگ کے ڈھانچے اور مالیاتی ترجیحات اور پروجیکٹ کے اثرات سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے بہت کم تعلق ہے۔ اپنے مستقل ماحولیاتی اور سماجی معیارات کو لاگو کرنے کے بجائے – جس طرح سے ورلڈ بینک کرتا ہے – NDB ماحولیاتی، سماجی اور خریداری کی نگرانی کو سنبھالنے کے لیے قرض لینے والے ممالک کے اپنے نظام پر انحصار کرتا ہے، بغیر یہ بتائے کہ ان نظاموں کو کیا پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نقطہ نظر فرض کرتا ہے کہ ہر رکن حکومت کے پاس پہلے سے ہی مناسب تحفظات موجود ہیں۔ یہ NDB اور کلائنٹ حکومتوں کے درمیان غیر افشاء کرنے والے معاہدوں، اور معلومات کے انکشاف کی ایک پالیسی کے ذریعے جو 2016 سے "عبوری" کا لیبل لگا ہوا ہے – تقریباً ایک دہائی کے بغیر کوئی مستقل ورژن نظر نہیں آتا۔ سکور کارڈز اس کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ 2025 DFI ٹرانسپیرنسی انڈیکس، جو واچ ڈاگ گروپ پبلش واٹ یو فنڈ کے ذریعے چلایا جاتا ہے، نے NDB کو ماحولیاتی اور سماجی افشاء پر صرف 50٪ دیا اور آزاد احتساب سے منسلک ہر اقدام پر فلیٹ صفر دیا – کیونکہ احتساب کا کوئی آزاد طریقہ کار موجود نہیں ہے۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں، ابھی تک کوئی باضابطہ چینل نہیں ہے جس کے ذریعے کسی پروجیکٹ سے نقصان پہنچانے والی کمیونٹی براہ راست بینک میں شکایت درج کرا سکے۔ منی پور اور راجستھان میں ہندوستان کے دو منصوبے NDB کے ذریعے مالی اعانت فراہم کرنے والے منصوبوں کے اثرات کو اجاگر کرتے ہیں کہ کس طرح پالیسی کی ناکامی نے کمیونٹیز اور ماحولیات کی صورتحال کو مزید خراب کیا ہے۔ منی پور کی امپھال وادی میں، ایک ماحولیاتی لحاظ سے اہم گیلی زمین کو بحال کرنے کے لیے 665 کروڑ روپے کی کوشش کے طور پر لمفیلپٹ واٹر باڈی ریجوینیشن پروجیکٹ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے بجائے جو کچھ ہوا، وہ اس کے بالکل برعکس ہے اور یہ ملکی نظام کی تنقید کو بالکل ٹھیک واضح کرتا ہے۔ Lamphelpat منی پور کی اپنی ریاستی ویٹ لینڈز اتھارٹی کی طرف سے ایک گیلی زمین کے طور پر سرکاری شناخت رکھتا ہے؛ نام اتنا ہی کہتا ہے، چونکہ "پیٹ" گیلی زمین کے لیے مٹی کا لفظ ہے۔ لیکن NDB کے اپنے پروجیکٹ کے دستاویزات میں سائٹ کو صرف ایک "واٹر باڈی" کے طور پر بیان کیا گیا ہے – ایک اصطلاح جس میں ہندوستانی قانون کے تحت کوئی قانونی تحفظ نہیں ہے۔ اس دوبارہ درجہ بندی نے اس منصوبے کو ویٹ لینڈز اتھارٹی کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا۔ اس کے بجائے عمل درآمد ریاست کے آبی وسائل کے محکمے پر پڑا اور منصوبے کے خلاصہ دستاویزات میں کبھی بھی گیلی زمینوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ یہ بالکل وہی ہے جس کی ناکامی کے موڈ کے ناقدین برسوں سے اشارہ کر رہے ہیں: جب کوئی بینک کم از کم معیارات کی وضاحت کیے بغیر نگرانی "سسٹمز" کے حوالے کرتا ہے، تو ریاستی حکومت اپنے تحفظات سے صرف ایک محفوظ گیلی زمین کا نام تبدیل کر سکتی ہے، اور بینک کے تحفظات کے پاس اسے پکڑنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس کے نتائج زمین پر نظر آ رہے ہیں۔ لمفیلپٹ منی پوری ٹٹو کے لیے سب سے بڑی آزاد پناہ گاہ تھی، ایک خطرے سے دوچار نسل کہیں اور نہیں پائی جاتی۔ 12 فٹ گہرے مصنوعی ذخائر کی کھدائی کرنے والے عملے نے مٹی کے تالاب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، اور متعدد رپورٹوں میں ٹٹوؤں کے ان میں گرنے اور مرنے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس سال بھی پوری جگہ پر ایک بھاری پانی کی ہائیسنتھ کھلی ہے، جس سے مچھلیوں کا دم گھٹ رہا ہے اور سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ NDB پروجیکٹ کو "کیٹیگری B کی درجہ بندی کرتا ہے – اعتدال پسند خطرہ – ماحولیاتی داؤ کو دیکھتے ہوئے اس کا جواز پیش کرنا مشکل ہے۔ اور بینک کے وسیع تر انکشافی تنقید کے مطابق، ایک مختصر خلاصے کے علاوہ کوئی تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ عوامی طور پر دستیاب نہیں ہے، اور محققین کا کہنا ہے کہ NDB کے اپنے چینلز کے ذریعے مزید معلومات کے لیے بار بار کی جانے والی درخواستوں کا جواب نہیں ملا۔ راجستھان میں، NDB نے 2017 میں اندرا گاندھی کینال کی 495$ ملین کی بحالی کی منظوری دی تھی، جس سے تقریباً 000,1 کلومیٹر کے ایسے نظام کو ٹھیک کیا گیا تھا جو صحرائے تھر میں پانی کی فراہمی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ریلائننگ کے لیے، نہر کو اسے بند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور اسے بند کرنے سے کھیتوں اور اس پر روزانہ انحصار کرنے والے گھرانوں کو پانی کی کمی ہوتی ہے۔ 2020 سے، آبی وسائل کے محکمے نے کام مکمل کرنے کے لیے ہر موسم بہار میں تقریباً دو ماہ کی بندشیں کی ہیں۔ 2024 میں، یہ پیٹرن ٹوٹ گیا – قومی انتخابات کے ساتھ اور دس شمال مغربی اضلاع کو پینے کے پانی کی قلت کا سامنا ہے، ریاستی حکومت نے منصوبہ بند شٹ ڈاؤن کو منسوخ کر دیا۔ اس نے پروجیکٹ کی نظر ثانی شدہ فروری 2025 کی آخری تاریخ کو آگے بڑھایا۔ یہ پروجیکٹوں کے ڈیزائن کے طریقہ کار میں بے حسی کی عکاسی کرتا ہے، مناسب تشخیص اور خطرے کی تشخیص کی کمی اور اس مفروضے کو ادا کیا جاتا ہے کہ توسیع شدہ بندش آسانی سے ہوسکتی ہے، خاص طور پر جب کسی خطے کی پانی کی حفاظت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حقیقی منصوبہ تیار نہیں کیا گیا ہے اور انتخابی سال کی سیاست۔ فروری 2025 میں، راجستھان کے بیکانیر ڈویژن میں کسانوں نے مکمل ریلیز کا مطالبہ کرتے ہوئے شاہراہوں کو بند کر دیا، 2023 میں جیسلمیر کے کسانوں کی طرف سے مبینہ طور پر پانی کو دوسرے اضلاع کی طرف موڑ دینے کی تقریباً ایک جیسی شکایات کی بازگشت۔ NDB کی فنانسنگ کا پورا جواز ایک زیادہ قابل اعتماد نہر تھا، اور وشوسنیتا بالکل وہی ہے جو غائب تھی۔ NDB کی صلاحیت سازی کے اجزاء پانی استعمال کرنے والوں کی انجمنوں کو تکنیکی معاملات پر تربیت دیتے ہیں، لیکن عوامی ریکارڈ اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرتا ہے کہ کسانوں کے پاس اس بارے میں کوئی حقیقت ہے کہ بندش کب ہوگی یا بحالی کے دوران پانی کیسے مختص کیا جائے گا – شرکت جو کہ تربیت تک محدود ہے حقیقت کے بعد کوئی معنی خیز مصروفیت نہیں ہے۔ NDB نے اس منصوبے کو کم خطرے والے ٹیگیری B کے طور پر درجہ بندی کیا ہے، ایک درجہ بندی تعمیراتی خطرات جیسے کہ ڈیزلٹنگ اور ری لائننگ کے ارد گرد بنائی گئی ہے۔ یہ NDB کے پورٹ فولیو میں جھنڈے والے سماجی خطرے کی اسی تنگ تعریف کی عکاسی کرتا ہے – ایک جو نقصان کو جسمانی نقل مکانی اور زمین کے حصول کے ساتھ مساوی کرتا ہے، جبکہ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ پانی کی قابل اعتماد رسائی سے محروم ہونا معاش کے لیے اتنا ہی تباہ کن ہوسکتا ہے۔ حکومت کا 2024 میں پینے کے پانی کے بحران کے خطرے کے بجائے شٹ ڈاؤن منسوخ کرنے کا فیصلہ خود اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ خطرہ حقیقی ہے۔ اس نے کبھی بھی اس شفاف عوامی بحث کو متحرک نہیں کیا جس کی صورتحال کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نہ تو لمفل پٹ اور نہ ہی اندرا گاندھی کینال الگ تھلگ ناکامی تھی۔ دونوں کو ایک واحد ساختی کمزوری کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو NDB کے وسیع تر پورٹ فولیو سے گزرتا ہے وہی نمونہ جو برازیل کے Araripe III ونڈ کمپلیکس کے بینک کی فنانسنگ میں نظر آتا ہے، جہاں ایک مقامی کمیونٹی سے کبھی بھی ایک گروپ کے طور پر مشورہ نہیں کیا جاتا تھا، اور جنوبی افریقہ کا میڈوپی کوئلہ پلانٹ، جہاں "سبز" فنڈنگ روم۔

اداریہ

سپریم کورٹ کو اب سی ای سی

توقع کے مطابق چھ سوالات پوچھنے چاہئیں، انڈین ایکسپریس میں دو الیکشن کمشنروں – سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کی طرف سے سخت مخالفت پر اس لعنتی بے نقاب ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر جس میں متنازعہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کو چلانے کی کوشش کر رہے تھے، بے نام "ذرائع" کے طور پر کچھ صحافیوں نے ای سی آئی کے اندر کچھ صحافیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فیصلہ کیا۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کا، بشمول ووٹرز کی جاری اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR)، متفقہ طور پر اور الیکشن کمشنرز اور چیف الیکشن کمشنر دونوں کی منظوری سے"۔ ذرائع اور ان کی معلومات بہت سادہ تھیں اور وہ سونگھنے کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے تھے، جسے کسی بھی تجربہ کار صحافی نے پکڑا ہوگا۔ لیکن یہ مضمون ملک میں صحافت کی حالت کے بارے میں نہیں ہے۔ اس کے بجائے، یہ ملک کے پول ریگولیٹر میں شفافیت اور دیانتداری کی مکمل عدم موجودگی کے بارے میں ہے، جس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کرے گا، کہ وہ عسکری زبان میں قدرے ترمیم کرے، تاکہ ایک ووٹر پیچھے نہ رہے۔ ایسا کرتے ہوئے، گیانیش کمار آسانی سے بھول گئے ہوں گے کہ وہ برابری کرنے والوں میں پہلے نمبر پر ہیں صرف ایک نہیں۔ دوپہر میں، ECI نے ایک صفحے کی پریس ریلیز جاری کی جس میں، متوقع طور پر، ECs کی طرف سے اٹھائے گئے کسی بھی مسئلے کو نہیں چھوا۔ پریس ریلیز، ان دنوں ای سی آئی سے جڑی بیشتر چیزوں کی طرح، فضولیت کی مشق تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ CEC بھول گئے ہیں کہ ECI ایک تین رکنی کالجیٹ باڈی ہے جہاں ہر بڑا فیصلہ متفقہ طور پر یا اکثریت سے لیا جاتا ہے۔ گیانیش کمار کے تحت، ایس آئی آر کی توجہ زیادہ سے زیادہ ووٹروں کو بے دخل کرنے پر مرکوز نظر آتی ہے۔ تاہم، اب اس کی شہنائیاں بھی ناکام ہوسکتی ہیں۔ نیوز رپورٹس کے مطابق، دو ECs نے جاری SIR پر سنگین الزامات لگائے، نئے ووٹروں کے خلاف اقدامات کو غیر مجاز، غیر قانونی ※ قرار دیا اور ریاستی عہدیداروں کو نظر انداز کرتے ہوئے دہلی میں ووٹر ڈیٹا بیس تک رسائی کو مرکزی ※ ہونے کے خلاف خبردار کیا۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب EC گہری تقسیم کے طور پر سامنے آیا ہو۔ لیکن یہ یقینی طور پر سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ پہلے کی مثالوں میں، تقسیم معمولی، انتظامی مسائل پر تھی، لیکن اس بار، مرکزی مسئلہ ایسا لگتا ہے کہ اعتماد کا فقدان ہے جو کہ دونوں ای سی کے پاس سی ای سی کی غیر جانبداری اور شفاف ہونے کی صلاحیت ہے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ بھی۔ چونکہ ایس آئی آر کا معاملہ سپریم کورٹ میں ابھی تک حتمی فیصلہ کے لیے زیر التوا ہے، یہاں امید کی جا رہی ہے کہ عدالت رپورٹس کو پڑھے گی اور پھر پوری مشق کو کمار کے (غلط) طریقے سے سنبھالنے پر سی ای سی سے سنجیدہ سوالات پوچھے گی اور اس حقیقت سے کہ تقریباً 13 کروڑ ووٹروں کو اس عمل میں اپنے ووٹ کا استعمال کرنے کے حق سے محروم رکھا جا سکتا ہے۔ یہ بھی پڑھیں: ووٹ چوری کے چیف آرکیٹیکٹ ※: اپوزیشن نے EC اختلاف رائے کی رپورٹ کے درمیان گیانش کمار کو فوری طور پر ہٹانے کا مطالبہ کیا 1) شروع کرنے کے لیے، سپریم کورٹ کا بنچ ECI سے کہہ سکتا ہے کہ وہ SIR کے معاملے پر CEC اور ECs کے درمیان ہونے والی آمد و رفت کا پورا ریکارڈ اس کے ساتھ شیئر کرے اور اسے کس طریقے سے آگے بڑھایا جائے۔ 2) یہ CEC سے جواب دینے کے لیے بھی کہہ سکتا ہے اگر اس نے واضح طور پر اکثریت کے خیالات کو نظر انداز کیا اور اپنے طور پر کسی خاص طریقے سے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ 3) کیا ECI سچا ہے کہ ECI کے "تمام فیصلے" بشمول ووٹرز کے جاری SIR، متفقہ اور الیکشن کمشنرز اور چیف الیکشن کمشنر دونوں کی منظوری سے ہوئے ہیں؟ اگر ایسا تھا تو پھر الیکشن کمیشن کے اعتراضات کا کیا ہوگا؟ یا یہ کسی ایک کا اتفاق تھا، جس میں صرف CEC ECI کا فیصلہ کر رہا تھا؟ 4) سی ای سی سے یہ وضاحت کرنے کے لیے بھی کہا جانا چاہیے کہ، اگر درست ہے، تو اس نے یکطرفہ طور پر 14 اعتراضات کو یکطرفہ طور پر نظر انداز کرنے کا فیصلہ کیا جو دونوں ECs کے علم میں لائے بغیر لیے گئے تھے۔ 5) اس سے یہ بھی پوچھا جانا چاہیے کہ اس نے قانون کے تحت فراہم کردہ ووٹر لسٹ تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے ناموں کو شامل کرنے اور حذف کرنے کے لیے ECINet تک رسائی سے انکار کیے جانے پر مقامی افسران کے خصوصی آڈٹ کے لیے دیگر دو ECs کے مطالبات کو کیوں نظر انداز کیا۔ 6) گیانیش کمار کو یہ بھی جواب دینا ہوگا کہ کیوں، دو ECs کی رائے کے خلاف، ECI نے ترمیم شدہ فارم 6 کے ساتھ برقرار رکھا، جس نے تمام آن لائن درخواست دہندگان سے یہ ثابت کرنے کو کہا کہ وہ 2002 میں ووٹر لسٹ میں تھے حالانکہ یہ متعلقہ قانون میں ترمیم کیے بغیر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سپریم کورٹ ملک کے سب سے سینئر ترین بیوروکریٹ کیبنٹ سکریٹری سے بھی یہ بتانے کے لیے کہہ سکتی ہے کہ انہوں نے سندھو اور جوشی کے 29 جولائی کو لکھے گئے خط پر کیا کارروائی کی، جس میں ای سی افسران کے درمیان کام کی تقسیم میں تبدیلیوں پر ان کی معلومات کے بغیر ان کی مداخلت کی درخواست کی گئی تھی۔ مزید برآں، کیا دو ڈپٹی الیکشن کمشنروں – گیانیش بھارتی کی 10 اگست کو اور سنجے کمار کی 28 اگست کو رخصتی دونوں الیکشن کمیشن کی طرف سے بھیجے گئے لعنتی خطوط سے منسلک تھی؟ ایک طویل عرصے سے، جب سے یہ تین رکنی ادارہ بن گیا ہے، ای سی آئی نے تمام زیر التواء مسائل پر تبادلہ خیال، غور و خوض اور فیصلہ کرنے کے لیے تقریباً ہر روز میٹنگ کرنے کی مشق کی ہے۔ عوام کو یہ جاننے کا حق ہے کہ تینوں نے گزشتہ ایک سال میں کتنی بار ملاقات کی، کن مسائل پر بات کی اور کیا فیصلے لیے۔

ہندوستان کے امتحانات کے مرکز میں ایک پہیلی

سنگیتا وردھن

یہ ایک ایسی پہیلی ہے جس سے میں اکثر ملا ہوں اور اچھی طرح سے پہچانتا ہوں۔ اور یہ ایک پہیلی ہے جسے میں برسوں سے حل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، اور پہچان صرف اس میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ پہیلی اپنی شکل بدلتی رہتی ہے لیکن اس کا سوال وہی رہتا ہے۔ بار بار، ایک قانونی جگہ کے طور پر بچپن کم نظر آتا ہے اور بچے قانون، ادارہ جاتی عمل اور انتظامی عمل کے بیچ میں پڑ جاتے ہیں۔ ہمارے پاس بچوں کے حقوق اور قانونی ڈھانچہ مضبوط ہے، لیکن پھر بھی یہ معمہ برقرار ہے۔ میرا استدلال سادہ ہے: انتظامی زمرہ کب اتنا مبہم ہو جاتا ہے کہ اس کے اندر موجود شخص کو غائب کر دیتا ہے؟ اگر آپ 16 یا 17 سال کے ہیں اور NEET کے لیے حاضر ہو رہے ہیں، تو آپ صرف ایک امیدوار ہیں اور آپ کی حیثیت نابالغ کے طور پر نظر نہیں آتی۔ کیا ادارہ آپ کے بچے کو دیکھنا چھوڑ دیتا ہے اور صرف امیدوار کو دیکھتا ہے؟ پیپر لیک، گریس مارکس، شفافیت یا سڑکوں پر احتجاج – یہ اس پوسٹ کا پس منظر ہیں۔ NEET بالکل واضح اور جدید ترین جگہ ہے جہاں پہیلی دوبارہ دکھائی دیتی ہے۔ 2024 اور 2026 NEET-UG قانونی چارہ جوئی میں، سپریم کورٹ نے امیدواروں کے ساتھ، قانونی طور پر قابل شناخت شکایات والے افراد کے طور پر، بہت درست سلوک کیا۔ اس نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے عمل اور خود امتحان کی سالمیت کی جانچ کی۔ اعلی شفافیت کی خاطر، اس نے مرکز وار اور شہر وار نتائج کی اشاعت کا حکم دیا۔ NTA، طوفان کی نظر میں موجود ادارہ، اپنی طرف سے، شائع شدہ OMR جوابات، عارضی اور حتمی جوابی کلیدوں، اعتراضات اٹھانے کا موقع، اور اس نے دستیاب اعداد و شمار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے نظام کا دفاع کیا۔ این ای ای ٹی کے قوانین کہتے ہیں کہ امتحان کے سال کے 31 دسمبر تک امیدوار کی عمر 17 سال ہونی چاہیے۔ امتحان مئی میں منعقد ہوتا ہے اس لیے جن امیدواروں کی تاریخ پیدائش مئی اور دسمبر کے درمیان آتی ہے وہ امتحان کے دن 16 یا اس سے زیادہ عمر کے ہوں گے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے لیکن میں پھر بھی یہ کہہ رہا ہوں: ہمارے جووینائل جسٹس ایکٹ، 2015، اور بچوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن کی نظر میں 18 سال سے کم عمر کے تمام افراد بچے ہیں۔ لہذا، یہ کہنا محفوظ ہے کہ 22 لاکھ امتحان دینے والوں میں 16 اور 17 سال کے بچے ہوں گے۔ لیکن اگر آپ بچے کی تلاش میں جاتے ہیں تو آپ کو غیر موجودگی نظر آتی ہے۔ UNCRC بچوں کے حقوق کا فریم نہیں ملا۔ میں عدالت کو یہ کہتے ہوئے نہیں سن سکا: NEET کے کچھ امیدوار بچے ہیں کیونکہ ان کی عمر 18 سال سے کم ہے اور ایک ایسے معاملے پر ان کے خیالات جو ان پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں UNCRC کے آرٹیکل 12 میں شامل ہیں، جو کہتا ہے کہ ہر بچے کو ان تمام معاملات میں آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا حق ہے جو ان پر اثر انداز ہوتے ہیں اور بالغوں کو ان خیالات کو بچے کی عمر اور ابھرتی ہوئی صلاحیت کی بنیاد پر مناسب وزن دینا چاہیے۔ یہ ان چار بنیادی حقوق میں سے ایک ہے جن کو دوسرے تمام حقوق کی تشریح کے لیے عینک کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے اور یہ کہ وہ کیسے پورے کیے جائیں گے۔ غیر حاضری مجھے لکھنے کے قابل لگتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اس کہانی میں بچپن نظر آ گیا۔ جب 2026 کے پیپر لیک پر ہونے والے مظاہروں نے پولیس کے کریک ڈاؤن کا سامنا کیا تو سپریم کورٹ کے 28 جولائی 2026 کے حکم نے 18 سال سے کم عمر کے مظاہرین کو ممتاز کیا اور ریاستوں کو ہدایت کی کہ وہ بچوں کو روکا کریں، اور طلباء کے خلاف زبردستی کارروائی کو روک دیا۔ یہ برقرار رکھنے کے لئے تحفظ کا حق تھا، اور اس کے لئے تعریف۔ لیکن بچپن کے بارے میں ڈیجاوو کا احساس کم ہونے والے رجحان کے طور پر سامنے آیا۔ دیکھو کب ظاہر ہوا۔ بچپن قانونی طور پر اس وقت نظر آنے لگا جب ریاست نے نوجوان کو حراست میں لیا اور سزا دی گئی۔ یہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا جب وہی نوجوان امتحان میں سوال کر رہے تھے ایک ایسا قدم جو فوری طور پر آرٹیکل 12 کو شامل کرتا ہے۔ تب وہ بچے کیوں نہیں تھے؟ 18 سال سے کم عمر کا فرد بھی آئینی شخصیت کا مالک ہے۔ یقیناً قانونی پابندیاں ہوں گی جن کا سیاق و سباق کا تقاضا ہے، لیکن بچہ ہونے سے ان کی آواز نہیں مٹ سکتی۔ شرکت غائب لینس ہے، اور میرے تجربے میں، یہ بچوں کے حقوق میں سب سے زیادہ زیر استعمال لینس ہے۔ درحقیقت، مجھے یہ پہلو NEET میں ایک حق کے طور پر شرکت پر ایک سیشن کی تیاری کے دوران ملا۔ اقوام متحدہ کے کنونشن کا مطلب کبھی بھی یہ نہیں تھا کہ آرٹیکل 12 کسی بچے کو حراستی جنگ میں، یا جووینائل جسٹس بورڈ یا چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کے سامنے بولنے تک محدود رکھا جائے۔ اس کی بنیاد بہت بڑی اور آسان ہے: ایک بچہ جو اپنے خیالات خود بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے اسے ان تمام معاملات میں اظہار کرنے کا حق ہے جو ان پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور ان کی بات سنی جانی چاہیے اور ان کے خیالات کو ان کی رائے بنانے کی صلاحیت کے مطابق تولا جانا چاہیے۔ ایک ایسا امتحان جو طبی تعلیم تک رسائی فراہم کرتا ہے ایک پیشہ ور کیریئر کے کنارے پر کھڑے نوجوان کے لیے ایک بہت بڑی چیز ہے۔ آپ کو یاد رکھیں، شرکت کے حق میں کہیں بھی فیصلہ کرنے یا حکم دینے کا حق شامل نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ طالب علم کی جیت کے برابر طالب علم بولتا ہے۔ حکومت کے خیالات کو تسلیم کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ آواز ہے، ویٹو نہیں۔ لیکن اپنے خیالات کے اظہار اور شرکت کے حق کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔ بہترین مفاد کے اصول، آرٹیکل 3(1) کو آرٹیکل 12 کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ وہ تکمیلی ہیں۔ فیصلہ سازی میں بچے کے خیالات سنے، تولے اور دستاویزی کیے بغیر بہترین دلچسپی کا اندازہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ شرکت کے آگے معلومات بیٹھتی ہے۔ یہاں بچوں کے حقوق کی بنیاد مضبوط ہے: آرٹیکل 13 میں معلومات اور خیالات کو تلاش کرنے، حاصل کرنے اور فراہم کرنے کی آزادی شامل ہے، اور آرٹیکل 17 مختلف ذرائع سے معلومات تک بچے کی رسائی کی اہمیت کو الگ سے تسلیم کرتا ہے۔ شفاف فیڈ بیک لوپ کے بغیر سننا خود کنونشن کے وعدے کی ناکامی ہے۔

ہندوستانی برآمدات کو مسابقتی برتری دلانے کی کوشش

سشما رامچندرن

ایک نیلے رنگ کے سونامی نے امریکی کانگریس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جیسے ہی بھارت امریکہ تجارتی معاہدہ حتمی شکل دینے کے دہانے پر ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی اب ایوان نمائندگان اور سینیٹ دونوں میں قائل طور پر اپنا قبضہ جما رہی ہے۔ یہ کچھ امریکی گھریلو پالیسیوں میں تبدیلی کا باعث بنے گا۔ لیکن خارجہ پالیسی، بشمول تجارتی تعلقات، کانگریس کی منظوری کی ضرورت کے بغیر امریکی صدر کے دائرہ کار میں رہتی ہے۔ اس طرح یہ واضح طور پر ممکن ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال کے دوران طے پانے والے تجارتی معاہدے کی شکل میں بہت کم تبدیلی آئے۔ یہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ ٹیرف امریکی صارفین کے لیے انتہائی غیر مقبول رہے ہیں، جو محسوس کرتے ہیں کہ ان کی وجہ سے زندگی گزارنے کی زیادہ لاگت آئی ہے۔ اس طرح ٹیرف کے بارے میں ٹرمپ کے نقطہ نظر کو کانگریس کی طرف سے لگام دی جا سکتی ہے، لیکن اس کا آئندہ آزاد تجارتی معاہدے (FTA) پر اثر ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے تجارتی تعلقات ڈیموکریٹ انتظامیہ کے دوران بھی تناؤ کا شکار رہے ہیں۔ مثال کے طور پر جو بائیڈن نے نئی دہلی کے ساتھ ایف ٹی اے میں داخل ہونے میں بہت کم دلچسپی ظاہر کی جبکہ امریکی تجارتی ایکٹ کی دفعہ 301 کا اطلاق اس ملک کے خلاف کلنٹن اور اوباما دونوں انتظامیہ کے تحت کیا گیا ہے۔ تاہم سیاسی بلچل FTA کے پہلے مرحلے کی نقاب کشائی میں مزید تاخیر کا باعث بن سکتی ہے۔ اسے بنانے میں کافی وقت گزر چکا ہے۔ بات چیت فروری 2025 میں شروع ہوئی تھی اور اس کے بعد یہ توقع کی جا رہی تھی کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اپنی نئی تحفظ پسند پالیسیاں شروع کرنے کے بعد یہ پہلا معاہدوں میں سے ایک ہوگا۔ ایسا نہیں تھا کہ ملک کے بعد ملک کے ساتھ سودوں کا اعلان کیا گیا تھا، لیکن یہ مذاکرات کچھ خیالی فنشنگ لائن پر وقفے وقفے سے کھڑے تھے۔ دریں اثنا، امریکہ کو برآمدات پر محصولات گزشتہ سال اگست میں بڑھ کر 50 فیصد ہو گئے تھے جس میں روسی تیل کی درآمد پر 25 فیصد جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ اسے بعد میں نیچے لایا گیا کیونکہ امریکی عدالتوں نے ٹرمپ کی باہمی ٹیرف حکومت کے خلاف فیصلہ دیا۔ اس کے بعد اس سال فروری میں آزاد تجارتی معاہدے کے لیے ایک عبوری فریم ورک معاہدے کی نقاب کشائی کی گئی۔ بعد ازاں یہ مذاکرات اس سال کے شروع میں کسی نتیجے کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، لیکن لنڈ سے گراہم کے قانون نے کاموں میں تیزی پیدا کر دی۔ اس نے ڈونلڈ ٹرمپ کو روس سے تیل درآمد کرنے والے ممالک پر 100 تک ٹیرف لگانے کی اجازت دی۔ تجارتی معاہدہ ایک بار پھر ناکام ہونے والا تھا لیکن امریکی صدر نے اس قانون سے عارضی چھوٹ دے دی۔ فی الحال، ہندوستانی تجارتی سامان کی برآمدات پر امریکی تجارتی ایکٹ کے تحت 10 فیصد ٹیرف کے ساتھ عالمی تجارتی تنظیم کے سب سے پسندیدہ ملک (MFN) نظام کے تحت محصولات لگائے جا رہے ہیں۔ یہ اس پس منظر میں ہے کہ کسی کو دونوں فریقوں کے حالیہ اعلانات کو دیکھنا چاہیے، یہ یقین دہانی کراتے ہوئے کہ تجارتی معاہدہ اختتام کے قریب تھا۔ ان کا مقصد طویل تاخیر پر تشویش کو دور کرنا تھا، خاص طور پر جب کہ امریکہ نے انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور جنوبی کوریا جیسی دیگر ایشیائی معیشتوں کے ساتھ بہت تیزی سے معاہدے کیے تھے۔ پھر بھی یہ بہتر ہے کہ بھارت امریکہ تجارتی معاہدے پر بات چیت سست اور ناپے ہوئے رفتار سے کی جائے، ملکی معیشت کے اہم علاقوں کو درآمدات کے سیلاب سے بچانے کی ضرورت کے پیش نظر۔ واضح رہے کہ امریکہ نئی دہلی کا دوسرا بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ دوطرفہ تجارت کا تخمینہ 2025-26 میں 141 بلین ڈالر لگایا گیا ہے جبکہ ہندوستان چین تجارت کے 151 بلین ڈالر کے مقابلے میں۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس ملک کے حق میں تجارتی سرپلس ہے۔ اس طرح یہ معاہدہ ایشیائی حریفوں جیسے بنگلہ دیش، ویتنام، انڈونیشیا اور یقیناً چین کے خلاف ہندوستان کی مسابقتی برتری بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ تجارتی معاہدے کے ممکنہ فوائد ان علاقوں میں کم ٹیرف کا امکان ہے جہاں سخت مقابلہ ہے۔ ان میں ٹیکسٹائل اور گارمنٹس شامل ہیں جہاں بنگل

امریکی ملازمتوں کے تحفظ کے لیے ویزا فراڈ کے خلاف کارروائی

امریکی نائب صدر کا غیر ملکی کمپنیوں پر دباؤ ڈالنے کا اعلان، ملکی سرمایہ کاری اور روزگار کے فروغ کو انتظامیہ کی ترجیح قرار دیا

واشنگٹن 6 نومبر (جی این ایس): امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا کہ انتظامیہ ویزا فراڈ کی پیروی کر رہی ہے جس میں وہ کمپنیاں شامل ہیں جو امریکی کارکنوں کو غیر ملکی مزدوروں سے تبدیل کرتی ہیں، ٹیکساس میں ایک انتخابی ریلی میں ملازمت کے تحفظ کو اپنے معاشی پیغام کا مرکز بنا رہی ہے۔ ویدرفورڈ میں بات کرتے ہوئے، وینس نے کہا کہ کارپوریٹ ایگزیکٹوز اور غیر ملکی کمپنیاں انتظامیہ کی کوششوں کے اہداف میں شامل ہیں۔اس نے اس کارروائی کو ایک وسیع تر دباؤ کے حصے کے طور پر پیش کیا تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ حکومتی پالیسی امریکی کارکنوں کی خدمت کرتی ہے۔"آپ کو معلوم ہے، خودمختاری کا مطلب ویزا فراڈ کے بارے میں ہے جو ہم سی ای اوز اور غیر ملکی کارپوریشنز کے پیچھے چل رہے ہیں جو ایک امریکی کارکن کو نوکری سے نکالنے اور ان کی جگہ غیر ملکی ملازم کو دینے کی جرات کریں گے، کیونکہ خودمختاری کا مطلب ہے کہ امریکی ملازمتیں امریکی شہریوں کے پاس جائیں۔"وینس نے کسی کمپنی، ایگزیکٹوز یا قومیتوں کی شناخت نہیں کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے اس حوالے سے ویزا کے زمرے کا نام بھی نہیں لیا، انفرادی تحقیقات کی وضاحت یا الزامات کا اعلان نہیں کیا۔ان کے ریمارکس میں ویزا کے نئے اصول یا اہلیت کے تقاضوں میں تبدیلی نہیں کی گئی۔ اس کے بجائے، انہوں نے مبینہ ویزا فراڈ کے خلاف کارروائی کو ملازمتوں کے تحفظ کے لیے انتظامیہ کے نقطہ نظر کی ایک مثال کے طور پر پیش کیا۔ نائب صدر نے اس دلیل کو تجارت اور مینوفیکچرنگ پالیسی سے جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ کاروبار بڑھانے کے خواہاں کو امریکہ میں سرمایہ کاری کرنی چاہئے اور دعویٰ کیا کہ انتظامیہ نے ملک میں کافی نئی سرمایہ کاری کی ہے۔انہوں نے کہا،"ہم نے آخر کار، امریکی کارکنوں کو اپنی تجارتی پالیسی کے مرکز میں واپس رکھا ہے جو ہم امریکی ملازمتوں کے لیے لڑ رہے ہیں۔"وینس نے بندرگاہوں، ریفائریوں اور فیکٹریوں کا حوالہ دیتے ہوئے نئی مینوفیکچرنگ سرمایہ کاری میں 670 بلین ڈالر کا حوالہ دیا۔ اس نے ٹیکساس کو اس توسیع میں مدد کرنے کا سہرا دیا اور دلیل دی کہ گھریلو پیداوار ملازمتوں اور برادریوں کے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔اس نے خودمختاری کے بارے میں اپنے دلائل کو رہائش، نسخے کی دوائیں اور خاندانی مالیات تک بڑھا دیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو گھر خریدنے میں مدد کریں اور گھرانوں کو ان اخراجات سے بچائیں جس کی وجہ سے وہ بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ہاؤسنگ کے بارے میں، وینس نے کہا کہ انتظامیہ نے وال اسٹریٹ اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی خریداری کے خلاف کارروائی کی ہے۔انہوں نے اس نقطہ نظر کو امریکیوں کو گھروں تک زیادہ سے زیادہ رسائی دینے کے طریقے کے طور پر پیش کیا، بغیر اپنی تقریر میں اقدامات کے دائرہ کار یا ان پر عمل درآمد کا خاکہ پیش کیا۔ Vance نے چھوٹے بچوں والے خاندانوں کے لیے وسیع فوائد کے ساتھ ساتھ ٹپس، اوورٹائم اور بزرگوں پر مشتمل ٹیکس ریلیف کو بھی فروغ دیا۔ انہوں نے ان اقدامات کو اس بات کا ثبوت قرار دیا کہ انتظامیہ کام کرنے والے گھرانوں کو جواب دے رہی ہے۔اپنے خطاب کے اختتام پر ملازمت پر واپس آتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ

کیرالہ حادثہ: انصاف کی یقین دہانی

نابالغ ملزم کے والد جج پر شواہد مٹانے کا الزام، ضمانت منسوخی کی درخواست پر سماعت

کوچی: کیرالہ کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ساتھیسن نے جمعہ کے روز جیا بالکرشنن کے اہل خانہ سے ملاقات کی، جو مبینہ طور پر مرسڈیز بینز کار کے ذریعے 17 سالہ لڑکے کے کوچی کے قریب چیرانیلور میں اس کے اسکوٹر سے ٹکرانے کے بعد ہلاک ہو گئے تھے، اور انہیں انصاف کی لڑائی میں حکومت کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ میٹنگ کے دوران، خاندان نے ایک شکایت حوالے کی جس میں الزام لگایا گیا کہ ملزم نوجوان کے والد، ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، نے حادثے کے بعد اہم شواہد کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وزیر اعلیٰ نے سوگوار خاندان سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی، انہیں تسلی دی اور ہر ممکن مدد کی پیشکش کی۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت قانونی جنگ میں ان کے ساتھ کھڑی رہے گی اور کیس کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔ اہل خانہ نے الزام لگایا کہ جج اور ان کے اہل خانہ حادثے کے فوراً بعد دوسری گاڑی میں جائے حادثہ پر پہنچ گئے تھے اور محلے کی سی سی ٹی وی فوٹیج سے یہ بات ثابت ہوگی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ جج کی جلد آمد کا مقصد شواہد کو تباہ کرنا تھا۔ جے بالا کرشنن کی بیٹی بھدر کیرتی نے بعد میں میڈیا کو بتایا کہ خاندان نے اپنے خدشات اور کیس کی پیروی میں درپیش مشکلات سے آگاہ کیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایڈوکیٹ سری جیت خاندان کی نمائندگی جاری رکھیں گے اور وہ عدالت کے فیصلے کے بعد اپنے مستقبل کے لائحہ عمل کا فیصلہ کریں گے۔ دریں اثنا، ارناکولم کی ایک سیشن عدالت نے جمعہ کو دو درخواستوں میں نابالغ ملزم کی شناخت کے انکشاف پر استثنیٰ لیا جس میں اس کی ضمانت کو منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی، ایک ریاستی حکومت کی طرف سے دائر کی گئی تھی اور دوسری متاثرہ کے خاندان کی طرف سے۔ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کویتا گنگادھرن نے کہا کہ قانون سے متصادم بچے کا پورا نام اور رہائشی پتہ ظاہر کرنا جوینائل جسٹس ایکٹ کی خلاف ورزی ہے۔عدالت نے کہا کہ نابالغ کی شناخت کی حفاظت کرنا بھی فرض ہے اور دونوں فریقوں کو ہدایت دی کہ اس کے نام کی جگہ گمنام عہدہ لگا کر وجہ عنوانات کو درست کریں۔عدالت نے استغاثہ اور خاندان کے وکیل کو حکم دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کارروائی میں نوجوان کی کوئی شناختی تفصیلات ظاہر نہ کی

ترپورہ میں انڈیا بلاک کا احتجاج، برطرفی کا مطالبہ

چیف الیکشن کمشنر کی برطرفی اور ایس آئی آر روکنے کا مطالبہ

اگرتلہ: ہزاروں لوگوں نے، جن میں بڑی تعداد میں خواتین بھی شامل ہیں، نے جمعہ کو یہاں انڈیا بلاک پارٹیوں کی طرف سے نکالی گئی ایک زبردست احتجاجی ریلی میں حصہ لیا، جس میں انتخابی بدعنوانیوں اور انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (SIR) میں مبینہ بے ضابطگیوں کے الزامات پر چیف الیکشن کمشنر (CEC) گیانیش کمار کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ ہزاروں ترنگے لے کر، حب الوطنی کے گیت گاتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے، مظاہرین نے ریاستی دارالحکومت، اگرتلہ کی سڑکوں پر مارچ کیا، اور سی ای سی گیانیش کمار کو ووٹ چوری اور دیگر انتخابی بدعنوانیوں" کے الزامات پر برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔انڈیا بلاک کی ترپورہ یونٹ، جس میں آٹھ سیاسی پارٹیاں شامل ہیں - کانگریس، سی پی آئی (ایم)، سی پی آئی، انقلابی سوشلسٹ پارٹی، آل انڈیا فارورڈ بلاک، سی پی آئی (ایم ایل)، گناماچا اور ترپورہ پیپلز پارٹی - نے مشترکہ طور پر احتجاجی ریلی کا اہتمام کیا اور اپنے مطالبات کی منظوری تک اپنی ایجی ٹیشن جاری رکھنے کا عزم کیا۔ مظاہرین نے شہر کے مختلف حصوں میں مارچ کرتے ہوئے نعرے لگائے اور انتخابی عمل میں ہونے والی سنگین بے ضابطگیوں پر اپنے غصے کا اظہار کیا۔ ریلی میں بڑے پیمانے پر عوامی ٹرن آؤٹ دیکھا گیا، شرکاء نے قومی پرچم لہرایا اور ملک کے انتخابی نظام میں زیادہ احتساب اور شفافیت کا مطالبہ کیا۔ احتجاجی ریلی کے بعد ریاستی دارالحکومت میں ایک عوامی میٹنگ ہوئی، جہاں مظاہرین نے گیانیش کمار کی برطرفی اور انتخابی فہرستوں کے جاری ایس آئی آر کو معطل کرنے کے اپنے مطالبے کو دہرایا۔ ترپورہ کے سابق وزیر اعلیٰ اور تجربہ کار سی پی آئی (ایم) لیڈر مانک سرکار، اپوزیشن لیڈر جتیندر چودھری، سابق وزیر مانک ڈے، ترپورہ ریاستی کانگریس کے صدر آشیش کمار ساہا، سابق وزیر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن سدیپ رائے برمن سمیت انڈیا بلاک کے کئی دیگر سینئر لیڈروں نے احتجاجی مظاہرے کی قیادت کی۔ چارنکاتی چارٹر آف ڈیمانڈز میں گیانیش کمار کو چیف الیکشن کمشنر کے عہدے سے ہٹانا، جاری ایس آئی آر عمل سے دستبرداری، الیکشن کمیشن کی آزادی کو مبینہ طور پر متاثر کرنے والی دفعات کا جائزہ اور چیف

کوئلے کی نئی کانوں میں جلد پیداوار شروع کرنے کی سخت ہدایت، الاٹیوں کو انتباہ

مغربی ایشیا کے تنازعہ کے پیش نظر توانائی کی ضروریات پوری کرنے اور سپلائی برقرار رکھنے پر زور

پنجیم (گوا) 6 نومبر (جی این ایس): وزارت کوئلہ نے جمعہ کو کوئلے کی نئی کانوں کے الاٹیوں سے کہا کہ وہ نظرثانی شدہ ٹائم لائن سے پہلے پیداوار شروع کریں اور مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ کی وجہ سے گیس کی سپلائی میں رکاوٹ کے درمیان توانائی کی سپلائی میں خلاء کو پر کرنے کے لیے تیزی سے اعلیٰ درجہ کی صلاحیت تک پہنچ جائیں۔ مستقبل کے لیے کان کنی پر اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے خطاب کرتے ہوئے، کول سکریٹری وکرم دیو دت نے کہا کہ پچھلے آٹھ مہینوں نے اس شعبے کا تجربہ کیا ہے۔ جب مغربی ایشیا میں تنازعات نے فروری کے آخر سے ایل این جی اور ایل پی جی کی سپلائی میں خلل ڈالا تو کانوں اور پاور پلانٹس میں کوئلے کے ذخیرے نے حکومت کو ملک کو مستحکم بجلی کی یقین دہانی کرانے کی اجازت دی۔ تاہم، انہوں نے خبردار کیا کہ دباؤ کم نہیں ہوا ہے۔ ایلیٹیوں سے کوئلے کی نئی کانوں سے پیداوار کو تیز کرنے کے لیے کہتے ہوئے، سیکریٹری نے کہا:"ایک بلاک جو مختص کیا گیا ہے لیکن پیداوار نہیں کر رہا ہے وہ صلاحیت ہے جو ملک نے الگ رکھی ہے اور استعمال نہیں کر سکتا۔"مشاورت کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ کوئلے کی پیداوار میں ہندوستان کے اگلے فوائد نئے بلاکس مختص کرنے کے ساتھ ساتھ پہلے سے مختص بلاکس کو پیداوار میں لانے سے حاصل ہوں گے۔ کوئلہ سکریٹری نے نشاندہی کی کہ بین الاقوامی توانائی ایجنسی کو توقع ہے کہ گیس کی مارکیٹیں 2027 تک سخت رہیں گی۔ دوسری سہ ماہی میں ایشیائی سپاٹ ایل این جی کی اوسط $5.17 فی ایم بی ٹی یو رہی، جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں 45 فیصد زیادہ ہے۔ عالمی کوئلے کی طلب 2026 میں ریکارڈ 8.94 بلین ٹن رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ٹن جو ہم گھر پر پیدا کرتے ہیں وہ معیشت کو ان جھولوں سے بچاتا ہے۔ ہندوستان نے مالی سال 2025-26 میں 1,041 ملین ٹن کوئلہ پیدا کیا، اور کوئلہ اب بھی اس کی 70 فیصد سے زیادہ بجلی فراہم کرتا ہے۔ دت نے مزید وضاحت کی کہ وزارت کے وعدے کئی جہتوں پر محیط ہیں، بشمول پائیداری، کمیونٹی ویلفیئر، اور تکنیکی ترقی۔ انہوں نے سائنسی کانوں کی بندش کی اہمیت پر زور دیا، کان کنی سے نکالے گئے علاقوں کو مشترکہ طور پر تخلیق شدہ، متحرک رہائش گاہوں میں تبدیل کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا جو ایک ہم آہنگ ماحولیاتی نظام کو فروغ دیتے ہیں، کمیونٹی کی فلاح و بہبود اور طویل مدتی سماجی استحکام کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی بحالی کو یقینی بناتے ہیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری روپندر برار نے کہا کہ اب تک کی گئی اصلاحات نے مکمل طور پر دریافت شدہ بلاکس کے آپریشنلائزیشن کے وقت کو 51 سے کم کر کے 40 ماہ اور جزوی طور پر دریافت شدہ بلاکس کے لیے 66 سے کم کر کے 52 ماہ کر دیا ہے۔ کان کنی کے منصوبے کی منظوری 9 ماہ پہلے کے مقابلے میں اب اوسطاً 5.4 ماہ ہے۔ کان کھولنے کی اجازت کمپنی بورڈ کے ذریعہ دی گئی ہے، اور 44 تسلیم شدہ ایکسپلوریشن ایجنسیوں کو اب امکانی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔اس نے شعوری نقطہ نظر کے ساتھ کوئلے کی پیداوار کو تیز کرنے پر زور دیا، ماحولیاتی ذمہ داری اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے ساتھ ترقی کو متوازن کرتے ہوئے، اس بات پر زور دیا کہ پائیداری کو پیمانے کے ساتھ مل کر آگے بڑھنا چاہیے۔ وزارت نے اسٹیک ہولڈرز سے پالیسی تبدیلیوں کے بارے میں تجاویز بھی طلب کیں جو آپریشنلائزیشن کو تیز کریں، کوئلے کی کان کے معاہدوں میں ایسی شقیں جن پر نظرثانی کی ضرورت ہے، اور ایکٹ اور رولز میں ضروری ترامیم کی ضرورت ہے۔ ذمہ دار کان کنی پر، سکریٹری نے کہا کہ ایک کان زمین لیتی ہے، پانی کھینچتی ہے اور ذریعہ معاش کو بدل دیتی ہے۔

طوفان ارنب اور خشک سالی کا جائزہ لینے مرکزی ٹیم آندھرا پردیش پہنچے گی

متاثرہ اضلاع کا دورہ، کسانوں اور طوفان متاثرین سے بھی براہِ راست ملاقات کرے گی

امراوتی 6 نومبر (جی این ایس) ایک مرکزی ٹیم ہفتہ اور اتوار کو آندھرا پردیش کا دورہ کرے گی تاکہ طوفان ارنب سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لے سکے۔ ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (SDMA) کے منیجنگ ڈائریکٹر پرکھر جین نے جمعہ کو اعلان کیا کہ مرکزی وزارت داخلہ کے جوائنٹ سکریٹری چترنجن داش کی قیادت میں سات رکنی بین وزارتی مرکزی ٹیم زمینی نقصان کا جائزہ لینے کے لیے اگلے دو دنوں میں طوفان سے متاثرہ اضلاع کا دورہ کرے گی۔ یہ ٹیم کونسیما، کاکیناڈا، مشرقی گوداوری اور مغربی گوداوری اضلاع کا دورہ کرے گی۔ ہفتے کے روز، سینئر حکام ریئل ٹائم گورننس سوسائٹی (RTGS) سینٹر میں ٹیم کو طوفان کے دوران اٹھائے گئے اقدامات اور نقصان کی حد کے بارے میں بریف کریں گے۔ اس کے بعد ٹیم دو گروپوں میں تقسیم ہو کر طوفان سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرے گی۔ پہلے گروپ کے ساتھ RTGS کے سی ای او اور اے پی ایس ڈی ایم اے کے ایم ڈی پرکھر جین ہوں گے، جبکہ دوسرے گروپ کے ساتھ ثانوی صحت کے ڈائریکٹر چکردھر ابابو ہوں گے۔ توقع ہے کہ ٹیم پیر کی شام چیف منسٹر چندرا بابو نائیڈو سے ملاقات کرے گی۔ پرکھر جین نے کہا کہ ہفتہ کو ٹیم-1 ضلع کونسیما کا دورہ کرے گی، اور ٹیم-2 مشرقی گوداوری ضلع کا دورہ کرے گی۔ اتوار کو، ٹیم-1 کاکیناڈا ضلع کا دورہ کرے گی جبکہ ٹیم-2 مغربی گوداوری ضلع کا دورہ کرے گی تاکہ نقصانات کا ذاتی طور پر معائنہ کرے اور طوفان کے متاثرین سے بات چیت کرے۔ مرکزی ٹیم کے ارکان پرشانت آرمو ریکر، اے ڈی سی، محکمہ زراعت اور کسانوں کی بہبود؛ ریکھرانی کولو، سپرنٹنڈنگ انجینئر، وزارت جل شکتی (CWC)؛ ہمالیہ گرگ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، محکمہ اخراجات، وزارت خزانہ؛ راکیش کمار سنگھ، سپرنٹنڈنگ انجینئر، سڑک ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کی وزارت؛ آلوک جواہر، ڈپٹی سکریٹری، دیہی ترقی کی وزارت؛ پرنائے گرگ، ڈپٹی ڈائریکٹر، بجلی کی وزارت اور ڈاکٹر ایس وی ایس پی شرما، سائنسدان ایس ایف ✕، نیشنل ریموٹ سینسنگ سینٹر (این آر ایس سی)، اسرو۔ دریں اثنا، ایک اور مرکزی ٹیم پیر اور منگل (2-3 نومبر) کو خریف 2026 کے موسم کو متاثر کرنے والے خشک سالی کے حالات کا بھی جائزہ لے گی۔ وہ سری ستھیا سائی، انت پور، کرنول اور نندیال اضلاع کا دورہ کرے گی۔ پرکھر جین نے کہا کہ مرکزی وزارت زراعت اور کسانوں کی بہبود کے جوائنٹ سکریٹری چنگے گوتمارے کی قیادت میں ایک مرکزی ٹیم خشک سالی سے متاثرہ اضلاع کا دورہ کرے گی۔ 10 رکنی ٹیم کسانوں سے بات چیت کرنے اور خشک سالی کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے فیلڈ وزٹ کرنے کے لیے دو گروپوں میں تقسیم ہو گی۔ مرکزی وزارت زراعت کی طرف سے جاری کردہ خشک سالی کے رہنما خطوط کے مطابق، 283 منڈلوں کو شدید خشک سالی کا سامنا کرنے والے قرار دیا گیا ہے، اور 105 منڈلوں کو خریف 2026

اتراکھنڈ میں ہیلی کاپٹر حادثہ، پائلٹ سمیت 6 افراد ہلاک

بدری ناتھ سے سہستر دھارا جاتے ہوئے جوشی مٹھ کے قریب حادثہ، فوج اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں نے لاشیں نکال لیں

دہرادون: پانچ مسافر اور پائلٹ ہیلی کاپٹر کے طور پر ہلاک ہو گئے، بدری ناتھ سے سہستر دھارا جاتے ہوئے، جمعہ کو اتراکھنڈ میں جوشی مٹھ کے قریب چائی گاؤں کے قریب گر کر تباہ ہو گیا، حکام نے بتایا۔ پائلٹ سمیت تمام چھ افراد کی لاشیں جائے حادثہ سے اتراکھنڈ پولیس، ریاستی ڈیزاسٹر ریسپانس فورس اور فوج کی مشترکہ ٹیموں نے نکال لی ہیں، جو حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد بچاؤ اور بحالی کے کاموں میں لگ گئے۔ حکام نے بتایا کہ تمام لاشوں کو جائے حادثہ سے سڑک کے ذریعے منسلک مقام تک پہنچانے کا آپریشن جاری ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کی شناخت کیپٹن ہمانشو سبھر وال کے طور پر کی گئی ہے، جب کہ مسافر پرتھاپا، ارون، شنکر گوڑا، سدھیر کے، اور ایچ ایس نٹراجا، سبھی کرناٹک کے رہنے والے تھے۔ حکام نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر میں کوئی عورت یا بچہ سوار نہیں تھا۔ اس سے قبل میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، چمولی کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سرجیت سنگھ پنوار نے کہا: ٹرانس بھارت ایوی ایشن سے تعلق رکھنے والے ایک ہیلی کاپٹر نے بدری ناتھ سول ہیلی پیڈ سے سہستر دھارا ہیلی پیڈ کے لیے تقریباً 12.1 بجے اڑان بھری، جس کے بعد تقریباً 14.1 بجے جوشیماتھ سے رابطہ منقطع ہو گیا۔"انہوں نے کہا کہ"قریبی علاقے میں تعینات مقامی اہلکاروں نے اطلاع دی کہ ہیلی کاپٹر کو کافی اونچائی پر پرواز کرتے ہوئے نیچے کی ایک وادی میں جاتے ہوئے دیکھا گیا۔"ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ہمانشو سبھر وال تھا، جو دہلی کا رہنے والا تھا، اس کے ساتھ کرناٹک کے پانچ مسافر بھی تھے۔ ان کا پتہ لگانے اور ان کے ٹھکانے کے بارے میں مکمل معلومات اکٹھی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔"اتراکھنڈ سول ایوی ایشن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یو سی ڈی اے) کے مطابق، ہیلی کاپٹر کا رابطہ اس وقت منقطع ہو گیا جب وہ وادی جوشی مٹھ پر پرواز کر رہا تھا۔"ایک ہی وقت میں، ٹریکنگ سسٹم مزید ہیلی کاپٹر کو ٹریک نہیں کر سکتا، اور اس کی موجودہ جگہ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے،" ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے۔ اس نے مزید کہا،"واقعہ کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد، ہندوستانی فوج، ضلع انتظامیہ، چمولی، اور ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) کی ٹیموں کو متحرک کر کے تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں شروع کرنے کے لیے روانہ کر دیا گیا ہے۔"مزید، M/s Trans Bharat Aviation Pvt. کا پورا بیڑا۔ لمیٹڈ کو احتیاطی اقدام کے طور پر گراؤنڈ کیا گیا ہے، یوسی ڈی اے نے کہا۔ دریں اثنا، سینئر کانگریس لیڈر اور اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ ہریش راوت نے حالیہ برسوں میں ریاست سے رپورٹ ہونے والے متعدد ہیلی کاپٹر حادثوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔" یہ انتہائی تکلیف دہ ہے..... اپنی ہیلی کاپٹر سروسز کو مسابقتی بنانے کے ساتھ ساتھ، ہمیں انہیں محفوظ اور محفوظ بنانے کی بھی ضرورت ہے۔ ایک انکوائری کی جائے گی، اور تحقیقات کی بنیاد پر بہتری لائی جائے گی، لیکن یہ انتہائی ضروری ہے کیونکہ ایک کے بعد ایک ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں،

شیکھر اگروال تنازعہ کی سی بی آئی اور ای ڈی سے فوری تحقیقات کا مطالبہ: گہلوت

راجستھان حکومت پر سنگین الزامات، وزیر اعلیٰ سے جوابدہی، شفافیت اور معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ

جے پور: راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے جمعہ کو سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) سے سینئر آئی اے ایس افسر اور ایڈیشنل چیف سکریٹری شیکھر اگروال کے تنازعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف افسر کو انتظار کے پوسٹنگ آرڈرز (اے پی او) کے درجہ پر رکھنا کافی نہیں ہے اور اس تنازعہ کو وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کے تقریباً تین سالہ دور میں سامنے آنے والا سب سے بڑا اسکینڈل قرار دیا۔ گہلوت نے وزیر اعلیٰ کے کردار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ اس تنازعہ میں حکومت کی اعلیٰ سطحوں اور وزیر اعلیٰ کے دفتر (سی ایم او) کے فیصلے شامل ہیں۔ ایک ساتھ 40 ولاز حاصل کرنے کی اطلاعات پر تبصرہ کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ انکشافات چونکا دینے والے ہیں۔ اگروال کے کنیت کا حوالہ دیتے ہوئے، گہلوت نے ریمارکس دیے کہ افسر واقعی اس طرح کی سرگرمیوں کے شیکھر (چوٹی) تک پہنچ گیا ہے۔"وزیر اعلیٰ کو ذمہ داری لینا چاہئے اور اپنے اور سی ایم او کے خلاف لگائے جانے والے الزامات کا جواب دینے کے لئے آگے آنا چاہئے۔ صرف ایک افسر کو اے پی او کے عہدے پر رکھنا کافی نہیں ہوگا۔ معاملہ سی بی آئی اور ای ڈی کو سونپ دیا جانا چاہئے۔ صرف ان ایجنسیوں کی تحقیقات سے ہی سچائی سامنے آسکتی ہے۔" انہوں نے کہا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ طے شدہ اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے فیصلے کئے گئے اور دعویٰ کیا کہ یہ تنازعہ انتظامیہ کے اندر وسیع تر بے ضابطگیوں کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ گہلوت نے الزام لگایا کہ چیف منسٹر شرما کی صدارت میں ہوئی میٹنگ نے شیکھر اگروال کو مبینہ طور پر فراہم کردہ ولاز سے وابستہ کمپنی کو رعایت دی تھی۔ انہوں نے ان فیصلوں پر سوال اٹھایا جب اگروال چیف منسٹر کے ایڈیشنل چیف کریٹری اور بعد میں راجستھان ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ گہلوت کے مطابق، ان فیصلوں نے انتظامیہ میں شفافیت اور جوابدہی کے بارے میں سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ کن حالات میں یہ رعایتیں دی گئیں۔ گہلوت نے انسپکٹر جنرل رینک کے افسر کی تعیناتی پر بھی سوالات اٹھائے، جو پہلے چیف منسٹر کے دفتر سے وابستہ تھے، ادے پور میں انسپکٹر جنرل آف پولیس کے طور پر۔ چند ماہ قبل افسر شیکھر اگروال، چیف منسٹر اور چیف منسٹر کے کنبہ کے ارکان کے درمیان مبینہ جسمانی جھگڑے کی خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے گہلوت نے دعویٰ کیا کہ چیف منسٹر کی موجودگی میں ایک سنگین واقعہ پیش آیا تھا۔ انہوں نے ان الزامات کا حوالہ دیا کہ جھگڑے کے دوران ایک تھپڑ کا تبادلہ بھی ہوا۔ گہلوت نے سوال کیا کہ اس افسر کو بعد میں وہ کیوں دیا گیا جسے انہوں نے ادے پور میں پرائم پوسٹنگ قرار دیا۔"اگر اسے سزا دینا مقصود ہوتا تو اسے اتنی اہم پوسٹنگ نہ دی جاتی۔ شاید اس پوسٹنگ کا مقصد اس کی خاموشی کو یقینی بنانا تھا تاکہ وہ اس واقعے کے بارے میں نہ بولے۔"انہوں نے ادے پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو مبینہ بدعنوانی کا ایک بڑا مرکز قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ صورت حال شیکھر اگروال کے ادے پور کلکٹر کے دور میں پیدا ہوئی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ٹاٹشوں کے نیٹ ورک پورے خطے میں کام کر رہے ہیں اور انسداد بدعنوانی بیورو سے بچایا جا رہا ہے۔ گہلوت نے چیف منسٹر شرما پر اپنے رشتہ دار پرمود شرما کے الزامات کو بھی نشانہ بنایا، جن کا دعویٰ تھا کہ وہ پولیس ریکارڈ میں مفرور تھے لیکن جے پور میں آزادانہ طور پر گھومتے رہے۔ راجستھان میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت کے قیام کے بعد سے ایم بھجن لال شرما کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات کو یاد کرتے ہوئے، گہلوت نے کہا کہ یہ تنازعہ انتظامیہ کے اندر وسیع تر بے ضابطگیوں کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

عدالتی ویڈیو کے غیر مجاز استعمال پر کارروائی کی ہدایت

سپریم کورٹ کا مرکز کو پالیسی فریم ورک میں خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اقدامات شامل کرنے کا حکم

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کو مرکز کو ہدایت دی کہ وہ مجوزہ پالیسی فریم ورک میں عدالتی کارروائی کی آڈیو-ویڈیو ریکارڈنگ کے غیر مجاز استعمال اور تجارتی استحصال پر اس کی عبوری پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کے اقدامات کو شامل کرے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی اور وی موہنا کی بنچ نے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کو ہدایت کی کہ وہ اس سال جولائی میں عدالت عظمیٰ کی طرف سے جاری کردہ عبوری ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنائے۔ CJI کانت کی زیر قیادت بنچ نے حکم دیا،"MeitY کو عبوری ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے... ہدایات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہنے والوں کے خلاف کارروائی کے لیے ضروری اقدامات کو بھی پالیسی نظام میں شامل کیا جائے گا،" CJI کانت کی زیر قیادت بنچ نے حکم دیا۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا کی جانب سے عدالت عظمیٰ کو مطلع کرنے کے بعد یہ ہدایات سامنے آئیں کہ مرکز عدالتی کارروائیوں کی ریکارڈنگ کے استعمال کو ریگولیٹ کرنے کے لیے پالیسی بنانے کے لیے مختلف ہائی کورٹس اور قانونی برادری کے اراکین سے موصول ہونے والی تجاویز پر غور کر رہا ہے۔ مرکز کے دوسرے اعلیٰ ترین لاء افسر نے CJI کانت کی زیر قیادت بنچ کو بتایا کہ تجاویز کو سپریم کورٹ رجسٹری کو بھیج دیا گیا ہے اور یہ کہ ان پٹ کو شامل کرنے والا ایک فریم ورک تیار کیا جائے گا اور سپریم کورٹ کے سامنے غور کے لیے رکھا جائے گا۔ انہوں نے سپریم کورٹ کو اس کی سابقہ ہدایات کی خلاف ورزیوں کے واقعات سے بھی آگاہ کیا اور تجویز دی کہ عبوری پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپ لوڈ کیے گئے مواد کو ہٹا دیا جائے۔ سی جے آئی کانت کی زیر قیادت بنچ نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ہدایات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ضرورت ہے اور کہا کہ مجوزہ پالیسی فریم ورک کو ان کی تعمیل کرنے میں ناکام رہنے والوں کے خلاف مناسب کارروائی کے لیے فراہم کرنا چاہیے۔ کارروائی کے دوران، سپریم کورٹ نے ڈیجیٹل واٹر مارکنگ، تصدیق شدہ ریکارڈنگ اور لائیو سٹریمڈ عدالتی کارروائیوں کے جائز استعمال جیسے اقدامات پر گذارشات کو بھی

بی سی اسٹڈی سرکل کے طلباء کے وظائف میں اضافہ وزیر پونم پر بھاکر



مستقبل کے ریونیو کو متحرک کرنے کے لیے شفاف پالیسیاں اور وسائل کا موثر استعمال: ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا

حیدرآباد، 6 نومبر (جی این ایس) ڈپٹی چیف منسٹر اور وزیر فینانس بھٹی وکرمارکا نے مختلف محکموں کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ قریبی تال میل کے ساتھ کام کریں اور تلنگانہ کے مالی وسائل کو مستحکم کرنے کے لیے جامع ایکشن پلان مرتب کریں اور حکومت کی مقررہ ریونیو کے مقررہ ہدف کو حاصل کیا جائے۔ انہوں نے اس عمل میں شفافیت اور کارکردگی کو یقینی بناتے ہوئے سرکاری اراضی، صنعتی ترتیب، لینڈ پولنگ اور نیلامی کے ذریعے آمدنی حاصل کرنے کے دستیاب مواقع کو مکمل طور پر استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈپٹی چیف منسٹر جمعہ کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تلنگانہ سکریٹریٹ میں کابینی سب کمیٹی برائے ریونیو موبلائزیشن کے اجلاس کے دوران بات کررہے تھے۔ وکرمارکا جنہوں نے میٹنگ کی صدارت کی، نے بھی ذیلی کمیٹی کے دیگر ارکان، وزراء ڈی سریدھر بابو اور جوپلی کرشنا راؤ نے شرکت کی، مختلف محکموں کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ وسائل کو متحرک کرنے کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ واضح اہداف، بین المسالک کوآرڈینیشن اور بروقت فیصلے ریاستی محصولات کو بڑھانے کے لیے ضروری ہیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہفتہ وار ایکشن پلان تیار کریں اور مقررہ اہداف کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے صنعتی لے آؤٹ اور پرانی صنعتی اسٹیٹس میں اراضی کے استعمال اور ریگولرائزیشن کے ذریعے محصولات کو متحرک کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا۔ عہدیداروں نے انہیں پہلے سے حاصل ہونے والی آمدنی اور عمل درآمد کے مختلف مراحل پر تجاویز سے آگاہ کیا۔ بھٹی وکرمارکا نے ان اقدامات کے ذریعے تخمینی آمدنی کے اہداف حاصل کرنے کے لیے ایک فوکسڈ ایکشن پلان تیار کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ صنعتی اراضی سے متعلق عمل کو تیز کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مقررہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے دستیاب مواقع کا موثر استعمال کیا جائے۔ انہوں نے صنعتی علاقوں جیسے اعظم آباد، بالانگر اور حفیظ پیٹ میں یونٹ وار ریگولرائزیشن اور منظوری کے عمل کو تیز کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی کیٹیگری اور مائیکرو انڈسٹریل یونٹس سے متعلق تجاویز کا جامع طور پر جائزہ لیا جانا چاہیے، جس سے حکومت کے لیے اضافی ریونیو پیدا کرتے ہوئے صنعتی تاجروں کے لیے فوائد کو یقینی بنایا جائے۔ کاروباری دوستانہ ماحول فراہم کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ صنعتی اکائیوں سے متعلق درخواستوں کی بروقت کارروائی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے متعین وقت کے اندر درخواستوں کی کارروائی کے لیے ہفتہ وار اہداف مقرر کرنے اور متعلقہ حکام کو واضح ذمہ داریاں تفویض کرنے کی تجویز دی۔ صنعتی تاجروں کو تیز رفتار اور زیادہ قابل رسائی خدمات کو یقینی بنانے کے لیے روزانہ کی پیش رفت کی باقاعدہ نگرانی کی جانی چاہیے۔ میٹنگ میں لینڈ پولنگ، مستقبل کی ضروریات کے لیے زمین کی دستیابی اور حیدرآباد کے آس پاس کے تیزی سے ترقی پذیر علاقوں بالخصوص میدچل اور رنگاریڈی اضلاع میں زمینی وسائل کو متحرک کرنے پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے مستقبل کے سرکاری پروجیکٹوں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیشگی زمینی وسائل کی نشاندہی کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند اور شفاف لینڈ پولنگ پالیسی کی ضرورت پر زور دیا جو اس عمل میں حصہ لینے والے تمام اسٹیک ہولڈرز کو وضاحت اور فوائد فراہم کرے۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ ترقی کی ترجیحات کے مطابق حکومت کی طرف سے حاصل کردہ زمینی وسائل کو بروئے کار لانے کے مواقع تلاش کریں اور اضافی محصولات حاصل کرنے کے لیے موزوں راستوں کی نشاندہی کریں۔ بھٹی وکرمارکا نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی مفادات اور ریاست کی ترقی کی ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے سرکاری زمینوں کا موثر استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مختلف سرکاری ترقیاتی پروگراموں کی زمینی ضروریات کے ساتھ ساتھ سڑکوں، پارکوں، اسکولوں اور اسپتالوں جیسے ضروری بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو ترجیح دینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ لینڈ پولنگ کے ذریعہ حاصل کی گئی سرکاری اراضی کو مخصوص عوامی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے لئے ایک واضح پالیسی بنائیں۔ تفویض کردہ اراضی سے متعلق مسائل کا بھی قانونی دفعات اور مفاد عامہ کے مطابق جامع جائزہ لیا جانا چاہیے اور مناسب تجاویز کو کابینہ کے سامنے غور کے لیے پیش کیا جانا چاہیے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے HMDA اور TGIIC کے دائرہ اختیار میں زمینوں کی ترقی اور نیلامی کے ذریعے آمدنی پیدا کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ نیلامی کے لیے موزوں

حیدرآباد کا مقصد قدر پیدا کرنے کا عالمی مرکز بننا ہے: سریدھر بابو

حکومت ایک سال میں 100 نئے جی سی سی کا ہدف رکھتی ہے۔ انہیں ٹکنالوجی کی ترقی اور اختراع کے لیے عالمی مراکز بنانے پر توجہ مرکوز کریں حیدرآباد: 06 نومبر، حیدرآباد خود کو قدر پیدا کرنے کے لیے ایک عالمی مرکز کے طور پر کھڑا کر رہا ہے، ریاستی حکومت شہر میں اپنے بنیادی کاموں، تحقیق اور مصنوعات کی ترقی کی سرگرمیوں کے قیام اور توسیع کے لیے عالمی کمپنیوں کو راغب کرنے کی کوشش کر رہی ہے، آئی ٹی اور صنعت کے وزیر دودیلا سریدھر بابو نے کہا ہے۔ وزیر سڑکوں اور عمارتوں کے وزیر کوماتیریڈی وینکٹ ریڈی کے ساتھ جمعہ کو ہائیٹیک سٹی میں نیو یارک میں واقع پیکوٹیکنالوجی کے ہندوستانی دفتر کا افتتاح کرنے کے بعد بات کررہے تھے۔ مسٹر سریدھر بابو نے کہا کہ حیدرآباد میں سرمایہ کاری اور توسیع پر اس سال کے شروع میں پیکوٹکنالوجی کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کی گئی تھی۔ انہوں نے کمپنی کو تلنگانہ میں اپنے کاموں کو وسعت دینے میں ریاستی حکومت کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایک سال کے اندر حیدرآباد میں 100 نئے عالمی قابلیت مراکز (جی سی سی) کو راغب کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کا مقصد روایتی سروس سینٹر ماڈل سے آگے بڑھنا اور GCCs کو ٹیکنالوجی کی ترقی، تحقیق اور اختراع کے عالمی مراکز میں ترقی دینا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عالمی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے کہ وہ حیدرآباد میں اعلیٰ قدر کے کاموں کو تلاش کریں جن میں پروڈکٹ ڈیولپمنٹ، انجینئرنگ، ڈیٹا اینالیٹکس، سائبر سیکیورٹی اور مصنوعی ذہانت شامل ہیں۔ یہ GCCs کو عالمی آپریشنز، ٹکنالوجی کی ترقی اور اپنی بنیادی کمپنیوں کے فیصلہ سازی کے عمل میں زیادہ اسٹریٹجک کردار ادا کرنے کے قابل بنائے گا۔

اقلیتی بہبود کو بڑا فروغ ملا کیونکہ وزیر فینانس بھٹی وکرمارک نے مکمل تعاون کا یقین دلایا

6 نومبر (جی این ایس): اقلیتی بہبود اور پبلک انٹرپرائزز کے وزیر محمد اظہر الدین نے ڈپٹی چیف منسٹر اور فینانس منسٹر سری بھاٹی کے مثبت جواب کے لئے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ محکمہ اقلیتی بہبود اور مختلف فلاحی اسکیموں کے لیے زیر التواء مالی منظوریوں کو تیز کرنا۔ وزیر خزانہ اور عوامی کاروباری اداروں اور اقلیتوں کی بہبود کے وزیر کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کے دوران، جس میں قانون ساز اسمبلی میں اے آئی ایم آئی ایم کے فلور لیڈر جناب اکبر الدین اویسی اور اقلیتی بہبود اور مالیاتی محکموں کے سینئر عہدیداروں نے شرکت کی، محکمہ کی مالی ضروریات، زیر التوا تجاویز اور فلاح و بہبود کے اقدامات سے متعلق کئی اہم مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا نے محکمے کی ضروریات کو تحمل سے سنا اور یقین دلایا کہ زیر التوا مسائل کو حل کرنے اور مختلف فلاحی پروگراموں کے لیے فنڈز کے اجراء میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ میٹنگ کے دوران جناب اکبر الدین اویسی نے کئی اہم خدشات کو اجاگر کیا جن میں شادی مبارک اور اسکالرشپ کے واجبات، وقف بورڈ سے متعلق مسائل، پرانے شہر میں اسٹڈی سنٹر کے قیام کا مطالبہ، راجیو یوا وکاسم کی موثر عمل آوری اور اقلیتی برادریوں سے متعلق دیگر اہم امور پر وزیر محمد اظہر الدین نے میٹنگ کے دوران ڈپٹی چیف منسٹر کا شکریہ ادا کیا۔ حج کے لیے عمودی نقل و حرکت کو سپورٹ کرتے ہوئے مہارت کے پروگراموں میں مہارت والے رہائشی ڈگری کالجز کا قیام۔ وزیر نے کہا کہ عزت مآب چیف منسٹر سری اے ریونت ریڈی گارو کی قیادت میں عوامی حکومت اقلیتی برادریوں کی تعلیمی، معاشی اور سماجی بااختیار بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے محکمہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلے میں مسلسل تعاون اور عزم کے لیے وزیر خزانہ بھٹی وکرمارکا کی خاص طور پر تعریف کی۔ اظہر الدین نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ چیف منسٹر اور ڈپٹی چیف منسٹر کی مسلسل حمایت سے اقلیتی بہبود کے اقدامات کو مزید تقویت ملے گی اور تلنگانہ بھر میں اقلیتی طبقات کے فائدے کے لئے مختلف سرکاری اسکیموں کے موثر نفاذ کو یقینی بنایا جاسکے گا۔

بی سی اسٹڈی سرکل کے طلباء کے وظائف میں اضافہ وزیر پونم پر بھاکر

تلنگانہ میں بہت سے تعلیم یافتہ، بے روزگار نوجوان مرکزی یا ریاستی حکومت کے اندر روزگار حاصل کرنے کا دیرینہ خواب دیکھتے ہیں۔ ان نوجوانوں کی اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی کوششوں کی مزید حوصلہ افزائی کرنے کے لیے، حکومت نے تلنگانہ کے 12 بی سی اسٹڈی سرکلز میں مسابقتی امتحانات کے لیے کوچنگ حاصل کرنے والے طلبہ کو فراہم کیے جانے والے وظائف میں اضافہ کیا ہے۔ ایک بیان میں، بی سی کی بہبود اور ٹرانسپورٹ کے وزیر، پونم پربھاکر نے اسے عزت مآب چیف منسٹر ریونت ریڈی کی قیادت میں کانگریس کی قیادت والی عوامی حکومت کی طرف سے بے روزگار نوجوانوں کو دی گئی مالی امداد کے طور پر بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست بھر میں 12 بی سی اسٹڈی سرکلز کام کر رہے ہیں، جو میرٹ کی بنیاد پر خواہشمند نوجوانوں اور خواتین کو مسابقتی امتحانات کے لیے مفت کوچنگ فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ان مراکز میں کوچنگ حاصل کرنے والوں کے لیے حکومت کی طرف سے فراہم کردہ وظیفہ کو غیر معمولی سطح تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ اقدام امتحان کی تیاری کے لیے مالی امداد اور جامع مدد فراہم کرتا ہے، اور انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ مزید برآں، انہوں نے اعلان کیا کہ مفت UPSC سول سروسز کوچنگ کے لیے منتخب امیدواروں کے لیے ماہانہ وظیفہ 5,000 سے بڑھا کر 7,000 کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، سالانہ بک فنڈ الاؤنس کو 5,000 سے بڑھا کر 10,000 کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ، اس نومبر سے، فاؤنڈیشن کورسز میں داخلہ لینے والے بے روزگار نوجوانوں کے لیے ماہانہ وظیفہ جو کہ تلنگانہ اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن (گروپ 1، 2، 3، اور 4) کے امتحانات کا احاطہ کرتا ہے، نیز بینکنگ، ریلوے اور اسٹاف سلیکشن کمیشن کے لیے بھرتیوں کو 50-، 10، 10 روپے سے بڑھا دیا گیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ UPSC سول سروسز امتحان میں کامیابی کے لیے مسلسل مطالعہ اور سالوں کی وقف مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ بی سی اسٹڈی سرکل کی تاریخ میں پہلی بار، سابق طلباء جنہوں نے پہلے مفت سول سروسز کوچنگ حاصل کی تھی، ان کی تیاری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دوبارہ داخلہ دیا جا رہا ہے۔ ان طلباء کو وظیفہ بھی ملے گا، جو کہ امیدواروں کے موجودہ پیچ کو فراہم کیا گیا ہے۔ ان افراد کو منتخب کرنے کے لیے ایک اسکریننگ ٹیسٹ، جو UPSC امتحان کے بعد بنایا گیا تھا۔ یہ اقدام غریب اور پسماندہ طبقات کے بے روزگار نوجوانوں کے لیے حوصلہ افزائی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ انہیں ضروری کوچنگ، رہنمائی، اور مالی مدد فراہم کرکے، یہ انہیں اپنا پورا وقت وقف کرنے اور اپنے مسابقتی امتحان کی تیاریوں پر پوری توجہ مرکوز کرنے کے قابل بناتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حال ہی میں بی سی اسٹڈی سرکل میں نوجوانوں کی سول سروسز میں کامیابی کے لیے درکار کوششوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک ماہر کمیٹی کا تقرر کیا گیا تھا۔ کمیٹی نے بی سی اسٹڈی سرکل کی ترقی اور اس کی خدمات میں اضافہ کے لیے کئی سفارشات پیش کیں۔ ان میں وظیفہ بڑھانے کی تجویز پر فوری عمل درآمد کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی سی اسٹڈی سرکل میں خدمات کو بہتر بنانے کے لیے کمیٹی کی جانب سے دی گئی دیگر تمام سفارشات کا جائزہ لیا گیا ہے، اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہر بی سی اسٹڈی سرکل کی عمارت کی دیواروں کو ایسی پینٹنگز سے مزین کیا جائے جس میں مسابقتی امتحانات سے متعلق تعلیمی مواد شامل ہو، بشمول گرافس اور نقشے۔

گورویلی پروجیکٹ حسن آباد کو سبز زرعی مرکز میں تبدیل کرنے کے لیے مکمل کیا جائے گا

حیدرآباد، 6 نومبر (جی این ایس) تلنگانہ کے ٹرانسپورٹ اور بی سی کی بہبود کے وزیر پونم پربھاکر نے یقین دلایا ہے کہ حکومت گورویلی پراجکٹ کو مکمل کرے گی اور آبپاشی کی سہولیات فراہم کرکے حسن آباد خطہ کو ایک خوشحال زرعی علاقے میں تبدیل کرے گی۔ حسن آباد ایم ایل اے کیمپ آفس میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ حکومت چیف منسٹر اے ریونت ریڈی اور ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا کی قیادت میں طویل عرصے سے زیر التوا پراجکٹ کو مکمل کرنے کے لئے پابند عہد ہے جس کا آغاز 2007 میں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مطلوبہ فنڈز کی منظوری دی ہے، سپریم کورٹ میں زیر التوا کیس کو حل کیا ہے اور منصوبے کی نہروں کے لیے زمین کے حصول میں تیزی لائی ہے۔ بے گھر خاندانوں کو معاوضہ بھی دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ نہر کی تعمیر کے کاموں میں تعاون کریں۔ پونم پربھاکر نے کہا کہ گورویلی اور گاندی پلی پراجکٹس کو جڑواں پروجیکٹوں کے طور پر مکمل کیا جائے گا، جن میں گاندی پلی 14,000 ایکڑ اراضی کو آبپاشی فراہم کرے گا۔ انہوں نے حلقہ کے مختلف حصوں میں ایس آر ایس پی، دیودولا اور مڈمنیر پروجیکٹوں کے ذریعے آبپاشی کے پانی کی فراہمی کے منصوبوں کا بھی خاکہ پیش کیا۔ حسن آباد کے لیے 2,000 مزید اندرما گھر وزیر نے اعلان کیا کہ گزشتہ سال منظور کیے گئے 3,500 مکانات کے علاوہ، حسن آباد حلقہ میں مزید 2,000 اندرما گھر فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ہر مستحق مستحق کو سیاسی بنیادوں پر بلاتفریق مکان ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر پولنگ بوتھ پر آٹھ مکانات اور ہر 200 ووٹرز کے لیے ایک گھر کے نظام پر مبنی مکانات تقسیم کر رہی ہے، جس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ تمام مستحق خاندان اس سکیم سے مستفید ہوں۔ انہوں نے گورویلی پروجیکٹ، سڑک کو چوڑا کرنے کے کاموں اور صنعتی راہداری کی ترقی کی وجہ سے اپنے گھروں سے محروم ہونے والے اہل خاندانوں کو رہائش فراہم کرنے کا بھی یقین دلایا۔ اندرما ساڑیاں اور بیمہ 19 نومبر کو پونم پربھاکر نے اعلان کیا کہ اندراما کی ساڑیاں 19 نومبر کو اندراما کی یوم پیدائش کے موقع پر ضلع سدی پیٹ میں تقسیم کی جائیں گی۔ حکومت اس موقع پر 5 لاکھ روپے کی اندراما انشورنس اسکیم کا بھی آغاز کرے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ حسن آباد حلقہ میں 136 دھان خریداری مراکز قائم کئے جائیں گے۔ حسن آباد اور کوہڑا میں پہلے ہی سنٹر کھولے جا چکے ہیں جبکہ باقی سنٹر دیوالی کے بعد فعال ہو جائیں گے۔ انہوں نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی پیداوار کم قیمت پر فروخت نہ کریں اور کم از کم امدادی قیمت حاصل کرنے کے لیے سرکاری خریداری مراکز کا استعمال کریں۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ جنوری میں حلقے میں ایک میگا جاب فیئر کا انعقاد کیا جائے گا جس کے بعد کسانوں کا میلہ بھی منعقد کیا جائے گا۔ وزیر نے کہا کہ معذور افراد اور بزرگ شہریوں کو مفت معاون آلات فراہم کیے جا رہے ہیں، جس کی تقسیم کے پروگرام 16 نومبر سے منڈلوں میں شروع ہونے والے ہیں۔

ندیم انصاری کو انصاف کب ملے گا؟

سیوان میں دکاندار کی موت پر اقلیتی کمیشن کی خاموشی یا ترجیحات پر عرفان جامیاوالا نے اٹھائے سوال

آخر کب تک دلت۔ پسماندہ مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوتا رہے گا؟ اقلیتی کمیشن کا کام سیاسی اور ادارہ جاتی تنازعات میں الجھنا ہے یا متاثرین کو انصاف دلانا؟





تحریر: عرفان جامیاوالا ایوان

، بہار۔ بہار کے ضلع سیوان کے تروارہ بازار میں ندیم انصاری کی دکان میں آگ لگنے سے ہوئی دردناک موت نے ایک بار پھر ریاست میں دلت۔ پسماندہ مسلمانوں کی حفاظت، سماجی انصاف اور انتظامی جوابدہی کو لے کر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ ندیم انصاری کو دکان کے اندر زندہ جلا کر مار دیا گیا۔ خاندان اس واقعے کو قتل بتا رہا ہے اور انصاف کی مانگ کر رہا ہے۔ یہ واقعہ صرف ایک خاندان کا سانحہ نہیں ہے، بلکہ ان ہزاروں غریب اور سماجی طور پر کمزور خاندانوں کی عدم تحفظ کی علامت ہے، جن کی آواز اکثر اقتدار اور انتظامیہ کی راہداریوں تک پہنچتے پہنچتے کمزور پڑ جاتی ہے۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آخر ندیم انصاری کو انصاف کب ملے گا؟ ایف آئی آر کے بعد بھی خاندان کو انتظار، پولیس کی کارروائی پر سوالمیڈیا رپورٹوں کے مطابق، اس معاملے میں متوفی کی بیوی کی شکایت پر प्राथमिकी درج کی گئی ہے۔ لیکن प्राथमिकी درج ہونا اور انصاف ملنا دو الگ الگ باتیں ہیں۔ انداز کو یہ جاننے کا حق ہے کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ جانچ کہاں تک پہنچی ہے، مشتبہ افراد سے پوچھ گچھ ہوئی یا نہیں، ملزمان کی گرفتاری کی کیا صورتحال ہے اور پولیس نے اب تک کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں۔ اگر اہل خانہ کے الزامات درست ہیں تو یہ انتہائی سنگین مجرمانہ معاملہ ہے۔ اس کی غیر جانبدارانہ جانچ، سائنسی شواہد اور مجرموں کے خلاف سخت قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔ انتظامیہ کو یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ متاثرہ خاندان کو سرکاری امداد اور अनुग्रह رقم دینے کے سلسلے میں کیا فیصلہ لیا گیا ہے۔ بہار قلیتی کمیشن کی ترجیح آخر کیا ہے؟ اس واقعے کے بعد بہار ریاستی اقلیتی کمیشن کے کردار پر بھی سوال اٹھنا فطری ہے۔ کمیشن کے چیئرمین مولانا غلام رسول بلیاوی سے سوال ہے کہ کیا انہوں نے سیوان کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سے اس معاملے کی تفصیلی رپورٹ مانگی ہے؟ کیا انہوں نے ضلع مجسٹریٹ اور پولیس انتظامیہ سے ایکشن ٹیکن رپورٹ (اے ٹی آر) طلب کی ہے؟ کیا کمیشن کا کوئی وفد متاثرہ خاندان سے ملنے گیا ہے؟ اگر ایسا ہوا ہے تو اس کی معلومات عوامی ہونی چاہیے۔ کمیشن کا قیام اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت، ان کی شکایات سننے اور متعلقہ انتظامی اداروں کے سامنے ان کے مسائل اٹھانے کے لیے کیا گیا ہے۔ ایسے میں کمیشن کی ترجیح کسی ادارہ جاتی یا سیاسی تنازع سے زیادہ ان خاندانوں کو انصاف دلانا ہونی چاہیے، جو واقعی اپنی حفاظت اور عزت کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ سلیم پرویز اور بہار مدرسہ تعلیمی بورڈ سے جڑے کسی بھی تنازع پر سوال اٹھانا متعلقہ افراد اور اداروں کا حق ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اقلیتی کمیشن کے چیئرمین اپنی بنیادی آئینی اور انتظامی ذمہ داریوں سے دھیان نہ بھٹکنے دیں۔ ذاتی یا ادارہ جاتی اختلافات اپنی جگہ ہیں، لیکن ندیم انصاری کے خاندان کو انصاف ملنا اس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ دلت۔ پسماندہ مسلمانوں کے درد پر سیاست کب تک؟ ہندوستان میں مسلم سماج ایک یکساں سماجی برادری نہیں ہے۔ اس کے اندر بھی ذات پات، معاشی اور سماجی عدم مساوات موجود ہیں۔ انصاری، منصوری، رائن، دھنیا، نائی، حلال خور، مہتر اور دیگر کئی برادریاں طویل عرصے سے سماجی اور معاشی چیلنجوں کا سامنا کرتی رہی ہیں۔ ان برادریوں کے غریب خاندانوں کے سامنے تعلیم، روزگار، صحت، سیاسی نمائندگی اور سماجی تحفظ کے سنگین مسائل ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ مسلم سماج کے اندر سماجی انصاف کی بات کرنے والے کئی لوگ بھی کبھی کبھی ان کمزور طبقات کے حقیقی مسائل کو مناسب ترجیح نہیں دیتے۔ جب کسی غریب پسماندہ مسلم خاندان کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے، تو اس کی آواز اٹھانے کے لیے کتنے بڑے لیڈر سامنے آتے ہیں؟ کیا انصاف صرف بااثر اور سیاسی طور پر مضبوط لوگوں کا حق ہے؟ کیا کسی غریب دکاندار کی جان کی قیمت اس لیے کم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ معاشی اور سماجی طور پر کمزور برادری سے آتا ہے؟ یہ سوالات صرف ندیم انصاری کے خاندان کے نہیں، بلکہ پورے سماج کے ہیں۔ اڑھی اور ٹوپی نہیں، کام سے طے ہونی چاہیے دیندار یا سماج میں مذہبی شناخت اور مذہبی لباس کو لے کر بھی ایک اہم بحث ضروری ہے۔ داڑھی رکھنا، ٹوپی پہننا یا عمامہ باندھنا کسی شخص کی مذہبی روایت اور ذاتی عقیدے کا معاملہ ہو سکتا ہے۔ لیکن صرف ظاہری لباس کسی شخص کے کردار، ایمانداری، سماجی وابستگی اور انسانیت کا ثبوت نہیں بن سکتا۔ اسلام کی بنیادی تعلیم انصاف، امانت داری، انسانیت اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت سے جڑی ہے۔ مذہبی شناخت کا احترام ہونا چاہیے، لیکن مذہبی شناخت کے نام پر جوابدہی سے بچنے کی ثقافت قبول نہیں کی جا سکتی۔ جو شخص سماج کے کمزور لوگوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتا، اس کے عوامی کاموں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ اور ڈی جی پی سے پانچ سوالنہار سرکار اور پولیس انتظامیہ کو اس معاملے میں درج ذیل سوالوں کا واضح جواب دینا چاہیے: 1۔ ندیم انصاری کی موت کے معاملے میں اب تک پولیس نے کیا کیا کارروائی کی ہے؟ 2۔ کیا معاملے کی جانچ کے لیے ایف ایس ایل اور دیگر سائنسی شواہد کا مکمل استعمال کیا جا رہا ہے؟ 3۔ کیا تمام نامزد اور مشتبہ ملزمان سے پوچھ گچھ اور گرفتاری کی صورتحال عوامی کی گئی ہے؟ 4۔ کیا سیوان کے ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ نے متاثرہ خاندان کو تحفظ اور مالی امداد فراہم کی ہے؟ 5۔ کیا بہار ریاستی اقلیتی کمیشن نے اس واقعے پر از خود نوٹس لے کر تفصیلی ایکشن ٹیکن رپورٹ مانگی ہے؟ ان سوالوں کا جواب صرف بیان جاری کر کے نہیں، بلکہ ٹھوس کارروائی سے ملنا چاہیے۔ انصاف کسی ذات، مذہب یا سیاسی نظریے کا محتاج نہیں ندیم انصاری کے معاملے کو کسی سیاسی جماعت یا مذہبی تنظیم کے حق۔ مخالفت کی لڑائی نہیں بنایا جانا چاہیے۔ یہ انصاف کا سوال ہے۔ اگر ندیم انصاری کی موت کے پیچھے کسی کی مجرمانہ سازش یا قتل ثابت ہوتا ہے، تو مجرموں کو قانون کے مطابق سخت سزا ملنی چاہیے۔ اگر جانچ میں کوئی دوسری حقیقت سامنے آتی ہے، تو اسے بھی شفاف طریقے سے عوامی کیا جانا چاہیے۔ لیکن سب سے پہلے متاثرہ خاندان کو یہ بھروسہ ملنا چاہیے کہ سرکار اور انتظامیہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ بہار میں سماجی انصاف کی سیاست کرنے والی تمام جماعتوں، تنظیموں اور عوامی نمائندوں کو بھی اس معاملے میں اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیے۔ آخر میں سوال یہی ہے کہ جب ایک غریب پسماندہ مسلم دکاندار کی زندگی چلی جاتی ہے، تو اس کے لیے آواز اٹھانے والے لوگ کہاں ہوتے ہیں؟ مولانا غلام رسول بلیاوی ہوں، بہار مدرسہ تعلیمی بورڈ کے چیئرمین سلیم پرویز ہوں یا دوسرے مسلم سیاسی اور سماجی لیڈر سب کو سمجھنا ہوگا کہ سماج کی اصل ضرورت عہدوں کی لڑائی نہیں، بلکہ کمزور لوگوں کو انصاف دلانا ہے۔ اڑھی، ٹوپی، پگڑی اور سیاسی عہدے سے بڑی چیز انسانیت ہے۔ اور انسانیت کی پہلی شرط ہے مظلوم کے ساتھ کھڑا ہونا۔ ندیم انصاری کے خاندان کو انصاف ملنا چاہیے۔ ان کی موت کی غیر جانبدارانہ جانچ ہونی چاہیے اور مجرموں کو سزا ملنی چاہیے۔ انصاف میں تاخیر صرف ایک خاندان کا درد نہیں بڑھاتی، بلکہ جمہوریت اور انتظامیہ پر عام آدمی کے بھروسے کو بھی کمزور کرتی ہے۔

EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad - 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in